

# تَمَيِّرِ حَيَاتٍ

یمند سرق روزنما

## انسانیت کی فلاح اسلامی مساوات میں

د اسلامی مساوات کی دہ رو جو آج تیر (چونہ) سوال پہلے پھونک لگی تھی، اور وہ جو ہر چوں اسلام نے پیش کیا تھا، آج بھی باقی ہے، آج کی ٹوٹی پھونکی مسجدوں میں بھی ہر روز پانچ وقت تمہاری انکھیں یہ رب کچھ دیکھ سکتی ہیں۔ اسلام کی اچھوتی قوت کو دیکھو! اسلام آج تیر (چونہ) سوال جو کوت کر رہا ہے، تم میں سے ہزاروں اب بھی ایسے موجود ہیں جو اس کی تعلیمات سے بخداوت کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بھی جامعی عزور کا شیوه اختیار کرنے کی عادت بیدا ہو گئی ہے۔ لیکن اس کی طاقتوں کے آگے سرنہیں انھا سکتے۔ بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے درج کا ادمی پانچ وقت تو ضرور ایک ہی صفت میں نظر آتا ہے۔ ہزار عزور اور تکلف کے باوجود بھی اگر وہ مسلمان ہے تو ضرور ایک ہی صفت میں کھڑا ہونا ہو گا۔ یہی ہے مساوات، اور اسی کی دنیا کا وہ اراد ضرورت ہے۔ اسلام کا بنایا ہوا لائج اعلیٰ ہی ہے۔ جو بھی بے کار ہونے والا نہیں۔

یورپ اس وقت مجذول کو تلاش نہیں کرتا، بلکہ اس کو حصیقی تلاش ایسی مساوات اور اجتماعی زندگی کے حل کی ہے جو ان کے پاس نہیں، صرف آپ کے پاس ہے۔ آپ اس پروفود غور کریں اور دوسروں کو دعوت فکر و عمل دیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد  
مانوہ از۔ خطبات آزاد ص ۲۸۸

سالانہ چوتھہ شور ویسے

شمارہ ۴۰۷

# TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY  
NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

RS. 5/-

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف  
صلوں سے تیار کردہ خوشبو  
دار عطریات، عمدہ و اعلیٰ  
قسم کے روغنیات و عرق  
یکم وڈہ، عرق گلاب  
و دیگر عطریات کی —



ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ  
تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں —

خط و کتابت کا پتہ

فون: ۲۶۸۸۹۸

اظہار احمد اینڈ سونز پر فیور مرسن، چوک لکھنؤ

آپ کی خدمت میں جدید و دلکش  
سو نے چاندی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا شور و مرا

## گھستہ پیلس

حاجی عبد الرؤوف خاں، حاجی محمد فہیم خاں محمد عزوف خاں

ایک مینارہ مسجد کے سامنے ابھری یحیث چوک لکھنؤ

فون نمبر: ۲۶۶۹۱۰

۲۶۶۹۱۰

منو کے اصلی نورانی تیل  
کی خاص پھیچان

تیل پر لائن نمبر ۷۷/۱۸-U اور  
کیپ کے اور CITY MAU بہت اصلی ہے  
اگر یہ دونوں بیچان نہ ہو تو نقلی ہے۔



نورانی تیل

درد، زخم، چوٹ۔ کئے جانے کی مشہور دوا  
انہیں کمیکل کمپنی، منو ناٹھ بھجن یوپی

## چشم کے دعاگار

چاپل پیپر کے ذرع اسکھوں کی جانی ہوتی ہے۔  
AUTO REFRACTO METER AR.8.60

ذوق ایک، کو ٹیڈیں، بائی ایڈیکس ریزی یعنی  
درد جھیپ کے پیپر کا خاص مقام۔  
ایک بار خدمت کا موقع دیں

آج چھٹیں۔ اسے جھن (ٹیک)  
شکری چالی مولے کے نزدیک بھر جائی۔ اعلیٰ اڑا

سال ۱۹۹۶ء  
۱۴۲۸ھلکھنؤ  
در آندر

## حمدار حیات

بیندرہ روزہ

جلد نمبر ۳۳۵ اگست ۱۹۹۶ء - مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ شمارہ نمبر ۲۰

## زیر تعاون

سالان ۱۰۰ اروپے  
فی شمارہ پائی رپوٹ  
دیروں مالک خضاں ڈاک  
ایشیا، یورپ، افریقی و امریکی مالک  
۲۵ اڑوال  
دیروں مالک یک ڈاک  
بھری ڈاک جملہ ۱۰۰ اڑوال

## مشاورہ

مولانا ناذن الحفیظ ندوی - مولانا محمود الازھار ندوی  
مولانا سلان حسین ندوی - مولانا محمد خالد ندوی  
مولانا عبد اللہ حسین ندوی - مولانا محمد حسن علوان ندوی  
ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی

## نگران اعلیٰ

مولانا معدود اللہ ندوی  
مددیروں مستول  
شمس الحق ندوی

اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے، لہذا اگر آپ چاہئے اس کی خادم ندوہ العلماء کا ترجیح آپ کی خدمت میں بہت سارے ہے تو سالان چندہ مبلغ سورہ پیٹے بذریعہ منی آرڈر دفتر تعمیر حیات کے پرہیز بر ارسال فرمائیں۔

## حکومت و کتابت کا یقائد

میونچر تعمیر حیات پوسٹ بکس ۹۳۷ ندوہ العلماء لکھنؤ ۰۰۵۶۶۰۰۷ یوپی  
ڈرافٹ سکریٹری مجلس صفات و نشریات لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات کے پرہیز بر ارسال کرنے کی اس سے ذریقی کارروائی میں آسانی اور جلدی ہوتی ہے۔

## کذب ایش

خط و کتابت اور منی آرڈر کرتے وقت  
کوئی (بینام سپ) یا خیریاری نمبر کی ماعت  
مکمل نام و پرہیز بر ارسال کرنے کی  
ہر ہفت کی سلسلہ پر کھاہ رہتا ہے اگر آپ  
چاریدی خیریاری میں تو اس کی عراحت غزور  
کریں اس سے ذریقی کارروائی میں آسانی  
اور جلدی ہوتی ہے۔

بر نظر پاشر شاہدین نے پارکہ آفٹ میں طبع کر لے دفتر تعمیر حیات مجلس صفات و نشریات ندوہ العلماء لکھنؤ شائع کیا  
کے کتابداری میں اس کے صحیح موقع و محل پر رکھا

ہو اور ذرا بھی کمی زیادتی نہ کی ہو، حاکم عادل کو سب سے مقدم اس لیے کیا کہ اس کا فائدہ عام ہے لہ اسلام جس عدل کا حکم دیتا ہے وہ مطلق اور عمومی عدل ہے جس میں بھی لوگوں کو پورے پورے حقوق ملیں کوئی امتیاز نہ بتا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَإِذَا حَكَمْتُمْ بِنِينَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ" یہ لوگوں میں باہمی رہائی اور دشمنی نظر اور عدل کو چھوٹے کا جواہر ہرگز نہیں پیدا کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ نُوَاقِعُ أَمْيَانَ اللَّهِ شُهَدَاءَ إِمَاءَ مَالِقَسْطِطُولَةِ يَعْرِمُ مَكَمُ شَهَادَةِ قَوْمٍ عَلَى أَنَّ لَا تَعْنِدُ لَوْا إِغْدُلُوا هُوَ أَقْرَبُ بِالْقُوَّةِ وَأَقْرَبُ بِالْقُوَّةِ وَأَقْرَبُ بِالْقُوَّةِ اللَّهُ رَأَى اللَّهُ خَيْرٌ يَحْمِلُنَّ عَلَيْهِنَّ" یہ کہ اے ایمان والو اخدا کے لئے انصاف کی کوئی بینے کئی کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی کم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑو۔

انسان کی کروکری کی پرہیز گاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ خلک نہیں کہ خدا نہیں کے سب اعمال سے خبردار ہے۔ یہ تو عدل کی ایک فخر سی صورت بیان ہوئی، عدل کا دائرہ بہت وسیع ہے جس کا کچھ حصہ بیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منصب فلافت سنبھالتے کے بعد اپنی پیلسی تقریر میں فرماتے ہیں کہ: "ہمارے نزدیک تمہارا کمزور شخص طاقتور ہے تا انکے علاوہ ادا شاہ، ایسا نوجوان جس نے اپنی جوانی دوست سبی میں لگایا ہو، ایسا آدمی جس کا دادل ہر دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہو، ایسے دوستی جو آپس میں اللہ کے داسی محبت رکھتے ہوں اللہ کے لئے ملتے اور اللہ کے لئے جلاہتے ہوں، ایسا شخص جس کو حمزہ خوبصورت گفتہ بلائے اور وہ بحاب دے کر میں اللہ تعالیٰ سے دستا ہوں، ایسا آدمی جو اس طرح چپا کر سوتے کے کام انجام دینے کے لیے حرص و مکر منتفع کر جو لوگوں کی تا بحداری میں اس کے صحیح موقع و محل پر رکھا

## وہ خوش نصیب بند جو عرش کے سائے میں ہوں گے



عن برقی هریرہ رضی اللہ عنہ عن النبي  
صلی اللہ علیہ وسلم قال: سبعة نظم علم  
الله فی قلبه يوم لا نفل الا ظله۔ الإمام  
العادل، و شاب فنا في عبادة ربہ، و  
رجل قابله معلم في المساجد، و الرجال  
تحابا في الله اجتماع عليه و تفرق عليه  
و سجل طلبه امرأة ذات منصب بجمال  
فقال إني أخاف اللہ، و الرجل تصدق  
اختی حتی لا تخاص شمال، ما تتفق بيته  
درجل ذکر اللہ خالیاً فناست عیناً،  
حضرت ابو بہرۃ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضور مسیح علیہ وسلم نے فرمایا، سات رسم کے، اسے میں رکھ  
انہ قابلي اپنے درعش کے، سائے میں رکھ  
کا جس دن (نیمات) کوئی اور سایہ نہ ہو گا،  
عادل ادا شاہ، ایسا نوجوان جس نے اپنی جوانی  
دست سبی میں لگایا ہو، ایسا آدمی جس کا دادل ہر  
دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہو، ایسے دوستی  
جو آپس میں اللہ کے داسی محبت رکھتے ہوں  
اللہ کے لئے ملتے اور اللہ کے لئے جلاہتے  
ہوں، ایسا شخص جس کو حمزہ خوبصورت گفتہ  
بلائے اور وہ بحاب دے کر میں اللہ تعالیٰ سے  
دستا ہوں، ایسا آدمی جو اس طرح چپا کر سوتے

# اقتصادی تجاذبات

ادھر دو روز سے ایک سابق مرکزی وزیر کے خلاف اخبارات میں جرسی آرہی ہے۔ شاہ سرخان، مراحلات، بچرے شالح ہو رہے ہیں۔ دو چار کروڑ نقدی، دو چار لاکھ کے زیورات، چند مالی دستاویزیں ان کے گھر سے کی تکلیف کیا جائیں کہ ایک بھائی مکمل کر دیا گیا۔ ایک وزیر اور وہ بھی مرکزی حکومت کا وزیر باندھیں، اس کے لئے یہ چند سکے کی حقیقت رکھتے ہیں۔ اگر یہ کوئی حرم ہے تو کبھی کو اخنوں نے بہت زیادہ خود اعتمادی سے کام بیا۔ یہ پیسے کسی بیرونی ملک کے بینک میں جمع نہیں کئے، ان کو کھر میں ڈال رکھا، وہ بھی ایجنسی کیوں میں جو روز کے گھر بیوی سامانوں کی طرح اور ملک پڑتے تھے، جن لوگوں نے مشرکوں کے اندوخت مال کی مخفیتی کی ہوئی، وہ اس لایہ داہی سے واقع ہوں گے، دوست دشمن کس کے نہیں ہوتے، عرف عام میں پور کی تعریف یہ ہے کہ جو پکڑ دیا جائے اور یہ لفظ "جوہ" بھی انتہائی غیر منصب اور غیر پاریساں ہے، عصر حاضر کی تہذیب یافتہ قویں اس کو "اقتصادی تجاذبات" کہتی ہیں۔ لہذا کسی شخص پر اس طرح کا الزام اسی وقت لگایا جاسکتا ہے جب وہ اپنا دفاع رکھے، بہر حال مفر سکھ نام جی کا قصور ہے تو بس اتنا ہے کہ اخنوں نے مکمل انوں کے روشنی عام سے بہٹ کر اپنی راہ نکالی، اور بہت زیادہ خود اعتمادی سے کام بیا۔ کتنے بھوے اور سادہ لوح ہیں وہ لوگ جو آج بھی ضمیر، اخلاق اور دینات کے الفاظ دہراتے ہیں، ہیں اس کو اگھے وقت کے لوگوں نے اہمیت دے رکھی تھی، ان کا ذکر بھی اب "رجھعت پسندی" اور دینی توسیت میں داخل ہے۔ ہاں سمولی اہل کاروں، دفتری لوگوں، کلر کوں کو اس طرح کی غلطی میں پچڑا بیا جائے تو ان کی تشریف تو محول میں داخل ہے۔ مگر یہے لوگوں پر نکتہ پیشی کرنا سے خطائے بزرگان گرفتن خطا است

کام صدر اق ہے۔ اگر آپ اس مذکورہ واقع کو دنیا کے عام اقتصادی فریم میں رکھیں تو اس کی حیثیت سوندھیں ایک تکمیل سے بنیادہ نہیں تکلیف گی، اس میں کیا مسلم کیا غیر مسلم، کیا عرب یا غیر، ایک دل جملے عرب نے ایک کاب لکھا ڈالی ہے "احجار علی در قعده الشترنج" بساط شترنج کے ہے، ان شترنج کے کھلاڑیوں کی روادادیں جو میرے چلاتے ہیں ایسے سب پڑھئے تو پستہ چلے ایک شخص اپنی پنج سار حکومت قائم کرنے کے لئے دس لاکھ انوں کو بر باد کر سکتا ہے اور اس کی پیشانی پر بل نہیں پڑتا۔ پورے ملک کا مالاند بھٹ سود پر لگا دیا جاتا ہے۔ سو شترن لینڈ کے بینک میں وہ رقبیں جو اقتصادی تجاذبات کے تجھ میں حاصل کر کے جمع کی گئی تھیں اور جن کا اکاڈمی نمبر مرنے والے پنے ساتھے گئے ان کی مقدار ۱۹۸۵ء میں ۸ ارب ڈالر تھی۔ اس میں بر صمیر کے سرمایہ دار بھی تھے اور عرب کے مظلوم فلسطینی قائدین کے بھی۔

امن، انصاف، حقوق کی ادائیگی، فرماں ص کی انجام دہی یہ سب قدر ہیں اس جو اسلام نے ان کی لخت کو دیتے تھے۔ اور کبھی ان کے معافی بھی تھے اور اس کی علی تطبیق کی گئی تھی۔ مگر یہ سب باقیہ لوگوں کی بیس وقت کا دھماکا ہے کہ اسے بابر بیش کوش کر عالم دوبارہ نیست

## شرائع ایجنسی

- ۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایجنسی جاری نہیں کی جاتی۔
- ۲۔ فی کاپی یا راپے کے حساب سے زر صفائت بیشگی روانہ کرنا ہوئی ہے۔
- ۳۔ مکیش جوابی خط سے معلوم کریں۔

## نرخ اشتہار

- ۱۔ تعمیر جات کافی کامل فی سینٹی میٹر R. 20/-
- ۲۔ مکیش تعداد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پر چین ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیشگی جمع کرنا ضروری ہے۔

## بیرون ملک نمائندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.  
P.O.Box No. 842  
MADINA MUNAWWARAH - (K.S.A.)

مدنیہ منورہ

Mr. M. AKRAM NADWI  
O.C.I.S.  
St. CROSS COLLEGE  
Oxford OX1 3TU - U.K.

برطانیہ

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.  
P.O.Box No. 388  
Vereniging  
(S.AFRICA)

سواؤہ فریقہ

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.  
P.O.Box No. 10894  
DOHA - QATAR

قطر

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.  
P.O.Box No. 12525  
DUBAI - (U.A.E.)

دبئی

Mr. ATAULLAH Sb.  
Sector A-50, Near Sau Quater  
H. No. 109 Town Ship Kaurangi  
KARACHI - 31 (Pakistan )

پاکستان

Dr. A. M. Siddiqui Sb.  
98- Conklin Ave  
Woodmere  
New York 11598 - (U.S.A.)

امریکہ

۱	مولانا عبدالجلیل ندوی	درس خدیجت
۲	حضرت مولانا احمد البائس ندوی	اقتصادی تجاذبات
۳	حضرت مولانا احمد البائس ندوی	شالر نہما احمدت کی نہروت
۴	حضرت مولانا اشرف علی حنفی	سکر اختر
۵	حضرت مولانا عبدالقاری ندوی	محمد اسمم حدیقی
۶	حضرت مولانا عبدالحق ندوی	ادرعسری تسلیم
۷	حضرت مولانا عبدالحق ندوی	غفت رسول
۸	حضرت مولانا عبدالحق ندوی	تاری و درد احمدی... تازرات
۹	حضرت مولانا سید رشید ندوی	ڈاکٹر غسن شمسی
۱۰	حضرت مولانا احمد ندوی	مولانا احمد ندوی
۱۱	عبد القادر بیجنی ندوی	عبد القادر بیجنی ندوی
۱۲	عبد العلام میں اقویتی جلد	عبد العلام میں اقویتی جلد
۱۳	ابوسجان لدھن القدس ندوی	مولوی احتمان ولی پیلی
۱۴	مسعود بن سنت	اسلام ہی نہ عورت کی حقیقت....
۱۵	محمد طارق ندوی	حوالہ جواب
۱۶	مولانا احمد بارشاہ	ہندستان کا ایک شاہ بارشاہ
۱۷	میرا اشرف ندوی	اسلامی خبریں

حضرت سید ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# مشائی رہنمایت کی ضرورت

ایک جماعت سے فرمایا۔

اس باعثتم میتزم و نجع بعنوا

محسرین ۲۱ (صحیح بخاری)

تم آسانی پیدا کرنے والے بنائیں یعنی گئے ہونے  
کرنا گلی پیدا کرنے والے۔

بیعت و دعوت کی ذمداری اور اپنی ماموریت

و مسویت کا یہ شور و احسان صاحب اکرم و تابعین

عقلاء کے دلوں میں اس وقت بھی موجز نہیں، جب

ایرانی قائد جنگ رستم سیدنا رحمی بن عامر ملے

آخری رسول اور خاتم النبیین ہوں، اور راست کے بعد

(جنہیں سیدنا سعد بن ابی وفاص میں راست کی طلب پر

طرح اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو اس خطرے محفوظ

کر دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بودی

ادر علی کے اعلاء تین نو نے اس وقت میک

ہو سکتے اور اگر قائم ہو جائیں تو دام و باقی نہیں

زکوںی اور بنی آئے اور نکوئی اور نہیں میں سے

ایضاً سفر بنا کر بیجا تھا، یہ پوچھا جائے ہے میں آئے

کا محکم دعویٰ کیا ہے؟ تو انہوں نے یہ مونانا اور

دعا ہیں جواب دیا کہ:-

"اللہ ابتعثنا للخرج من شاء من عبادة

العبد الى عبادة الله وحدة ومن ضيق

ال الدنيا الى سعتها، ومن جور الاعدان الى

عدل الاسلام" (البیدار والہنایہ ۷/۳۹)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے بھیجے کہ ہم جس کو

وہ چاہئے بندوں کی بندگی سے نکال کر ایک فدا

کی بندگی پر آمادہ کریں اور دنیا کی ننگی سے

اس کی وحشت کی طرف اور منہب کے ظلم

سے پا کر اسلام کے سلیمانی عدل میں لاٹیں۔

تم لوگ ہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے

پیدا کی گئی ہے، تم بھلانی کا حکم دیتے ہو، اور

ہر ایسے روکتے ہو اور اللہ براہمیان لاتے ہو۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا:-

"وَكَذِلِكَ حَذَّلُهُمْ أَمْمَةٌ وَسَطَاطِنُكُلُّهُمْ

شَهَدَأَعْلَى النَّاسِ وَيُكُونُ الْأَسْوَلُ

عَنِّيْلُ شَهِيدٍ ط" (البقرۃ ۲/۱۶۳)

او راسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت حادل

بنادیا ہے تا کہ تم گواہ رہو لوگوں پر اور رسول

گواہ رہیں تم پر۔

حدیث نبوی میں یہی اسی طرح کے الفاظ تھے

لہ آپ سماں برا رسول ملی اللہ علیہ وسلم نے صاحب اکرم کی

جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں، جن میں بھی اسی ملی اللہ علیہ وسلم نے صاحب اکرم کی

## احساب کائنات:

میں کرتا ہو اور اس بندت و جماعت کی عامہ علامت

اور مناز خصوصیت نہ بن چکا ہو۔

صالح افراد اخلاق ادا کرنے، چنانچہ قرآن مجید ضادی  
غضب کے خکار بیو دیوں کے دریان بھی کچھ صلح افزار  
کی موجودگی کی گواہی دیتا ہے۔

"لَعْنُوا سَوَاءٌ مَا قَاتَ أَهْلُ الْكِتَابُ أَتَهُ  
قَاتَ شَيْءٌ يَشْتُونَ آمِلَتِ اللَّهِ أَنَّا مَلِلَلِي وَهُنَّ  
يَنْجُدُونَ ۖ وَنَهْ ۖ لَيُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاونَ عَنِ الْمُنْكَرِ  
وَيَتَّارُونَ مَنِ الْحِلْيَرَتِ ۖ هَذَا وَلَيَقْدِمُنَّ  
الصَّابِغِينَ ۖ ۝" (آل عمران - ۱۱۳)

سب زبان ایک کتاب، بکراس نہیں دیکھیں، الہ اکابر

میں ایک جماعت قائم ہے، یہ لوگوں کی طرف اشارہ کیا

کو اوقات شب میں پڑھتے ہیں اس اور سمجھہ کرتے

ہیں، یہ اللہ اور تھیات کے دن پہاڑیان رکھتے ہیں

ادر جملانی کا علم دیتے ہیں اور بینی سے ورنے

ہیں، اور اچھی باتوں کی طرف دوڑتے ہیں ایک بیو لوگ

نیکو کاروں میں سے آتی۔

مگر ان صالح افراد کا انسانی محشرہ اور انسانی

عمل یہ کوئی اثر نہ تھا، کیونکہ وہ صرف چند افراد تھے اور

تو میں افراد کو خاطر میں نہیں لاتیں، چنانچہ ہر درود دیوار

میں ایسے صالح افراد تھے ہیں، اور اب بھی ہیں، جو

اپنے کچھ اعمال و اخلاق اور عبادات میں دوسرا سے

لوگوں سے معاز ہوتے ہیں، لیکن جو خلا اور سلسلہ

قوموں اور نسلوں اور تمدن و معاشرہ کی سطح پر چودہ

اس وقت تک پورے نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ خیڑھ لے

اسوہ حسن، اور علی نہوند بھی امت اور انسانی معاشرہ

کی سطح کا نہ ہو جو بلند ترین نبوی تعلیمات، شریفانہ

اصول و اخلاق، اور شالی افراد کی واجتہاں

حکم اخیں پہنچا تھا، اس کے نہ پرست مخالف تھے

و اجتماعی زندگی، افراد اور جماعتوں کے ساتھ بر تاؤ

اور قوموں اور حکومتوں کے ساتھ عمارات و حاضری

و نازکی، صلح و جنگ، فتوح غذا، ہر عالم اور سرگورت

کو جسم کو جسم دیتا۔

انتہی اسلام پر عالمی نگرانی، اخلاق و جماعت

الغزوی و بنی الاقوامی طرز عمل کے احتساب النہایت

کے قیام، شہادت حق، امداد معروف و بنی ملک کی ذمہ داری

ڈالنی گئی ہے، اور اس کو قیامت کے دن اس ذمہ داری

کی ادائیگی میں کوتا ہی پر جواب دیتا یا کیا ہے۔

"يَا أَيُّهُمُ الَّذِينَ امْتَأْنُوا لَهُمْ أَقْوَامٌ يَرْتَأُونَ

شَهِدَ أَنَّا بِإِيمَانِهِمْ كَفَرْتُمْ بِهِمْ

قُوَّمٌ عَلَى الْأَنْعَدِ لَوْلَا إِنْدُلُوْمَ

أَفْرَبَ اللَّهُ اللَّهُمَّ إِنَّا إِنْدُلُوْمَ

خَبِيْرُ بِمَا يَعْلَمُ بَعْدَهُمْ

أَنَّا إِنْدُلُوْمَ ۖ ۝" (الانفال - ۲۷)

اسے ایمان والوں ایشان کے لئے پورا بیانی بندی کیتے

والے اور عدل کے ساتھ شہادت دینے والے رہے

او کسی جماعت کی دشمنی نہیں اس پر بہتر کامہ

کرے کر جم داں کے ساتھ انصاف ہی زکر وہ

انصاف کرتے رہو رہا، وہ تھوڑی سے بہت

قریب ہے اور اللہ سے درست ہوئے تھے

کو اس کی دیکھی، بخوبی کہ کم کی کرتے رہے

اور اس امت کو اپنے فرانچس کی ادائیگی میں

کوتا ہیکر تھیبہ کی گئی ہے جس کے تھے میں انسانیت

صیست و مشکل میں بھیں سکتی ہے۔ اور دلے زین

پر نظر دیفاد اور انسان کا بھیں سکتے، جنپاگی اس

چھوٹے سے انسانی جموعہ کو (جحمدیر کی ایجادی زندگی

میں تھا، اور جس کی تعداد جن دنیا کی زندگی

خانع کرتے ہوئے اور اسے دعوت و عقیدہ کی بیانی

پر اسلامی اخوت قائم کرنے کی تاکید کرتے ہوئے

فرمایا گیا۔

"أَلْأَقْعُلُوْمُ كُلُّ فِتْنَةٍ فِي الْأَرْضِي وَفَكَارُ

کِنْيَرُ ۖ ۝" (الانفال - ۲۷)

اگر دکھلے گے تو زمین میں بڑا اقتدار دیا

پھیل جائے گا۔

# نکر آخشم

حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حکم الامامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی نے آیتِ ذیس کے ۳۷۴  
عام فہم تشریح کرے۔ افادہ عام کے خیال سے اس کا خلاصہ بدینہ نافرینے ہے میں تو  
بے کو معصوم خوش و طلبے کے ساتھ پڑھا جائے گا۔  
(ادارہ)

انجمنیہ کے مسجد میں بوجاۓ حکم ہوا جلت آجیں  
مل سکتی۔ ابوالحسن مجید بن جائے گی۔ تم اپنے حضاب پر  
سپارانگ کر کھڑے رہو۔ چنانچہ وہ کھڑے رہے گے۔  
اور روح قبض ہو گئی۔ جاتا وغیرہ ان کو زندہ کی کر  
برابر کام کرتے ہے۔ سال بھر بعد جب کام ختم ہو گی تو  
کھن کے کیڑے کھاتے رہنے سے عصاٹ لگا اور وہ مگر  
پڑے۔ غرضِ اگر اپنے انتظار میں رہیں کہ کام  
سے فارغ ہو کر متوجہ ایں اللہ ہوں گے تو یادِ حکومتیا  
وقت ہرگز نہ ملے گا۔ اس کا حل یقینی ہے کہ فخر و ری  
علائق دنیوی کو تو قطع کرو اور ضروری کے ساتھ مانع  
ہی تو جو ایں اللہ شروع کر دو۔

ہیں ملکوں کی جائے تورات دن دنیا کی ہو جیں یکلئے  
میں ہم میں سے ہر ایک شیخ جلیل ہے۔ زیادہ تر کو تو  
لنجیزین الدین صبر و اجر ہو یا اپنی  
وہ اس وعدہ میں ہیں کہ فنا کام کر لیں اس کے بعد  
رہتا ہے۔ آگے پر دادِ بزرگ دادِ کام یو جو تو خواہ داد  
کو بھی نہیں حملوں یہ دنیا کو جسیں سب خجالت اور مشکل  
بے ترا کر کے اللہ کریں گے۔

یعنی جو چیز تھارے پاس ہے ختم ہونے والی  
ہر شیخ گوئیم کر فرد اترک اسی سوداگر  
ہے اور جو لوگ ثابت قدم ہیں ہم ان کو  
والی ہے اور جو لوگ فدا شود ہو تو افرادِ اکرم  
ان کے اچھے کاموں کا عومن ان کا جو خدا  
اور خاندان ختم ہو گئے۔ جو باقیا ہے کجا جاتا ہے  
جس کی عزیزیادہ ہو جائے اس کی عزیزیادہ ہو اس کو  
ہوتی ہے جس کی حکایت خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:  
لولا آخرینی إلى أجيال قريب فاصدقوا وأني  
بعضي ۱۱۱ طالون نے لکھا ہے کہ مویوک  
کان میں بھاذان کی جاتی ہے اس میں ایک بخت ہے  
بھی الصالحين۔ یہ جب ہوت آئے گی تو کہے گا۔  
اشارة اسلاف ہے کہ اس کو سُنّا ہے ہیں کاذان  
میرے ربِ بخوبی مدت کے واسطے بھی کو اور جملت  
دیکھ جو علی ہے اب جائزہ کی نماز کے منتظر ہو۔ اور  
میں جانی تو میں خیر خیارت کر لیتا۔ اور نیک کاروں  
یہ بھی حملت ہے کہ شروع ہی سے اس کے کان میں  
لیٹھ خرالله نفساً! اداحاً عاجلهها! ایضاً اللہ تعالیٰ  
نہیں ہوتا۔ بھی روح خود ہوتے ہیں اسیں اس میں وہ  
الذکر نام اس لئے یا جاتے ہے کہ استحدادِ ایمان تو یہ  
ہو جائے۔ اور شیطان اس سے دور ہو جائے۔ اور  
شکایت کا ان کے منے نہیں تھکتا۔ دل ان کا ہر حال  
میں خوش ہے۔ یہ چیز ایک خال سے بھجو کی جائیں  
گی ہملا نہیں۔ اس وقت تماکنے کا کام بھی ہے جس  
غافل پوکر نہ رہنا۔ اس پر ہم کو تبر نہیں۔ جس کی سمجھیں  
کہل گئی ہیں وہ ان سب چیزوں کو سچے سمجھے ہیں بلکہ  
اپنے کو بھی ایسا تھا کہ زندہ نہیں سمجھتے ہیں۔ مردہ  
حضرت سیدان گے زیادہ کوں ہو گا۔ سمجھا تھے  
کہ تیر کرے گئی پرشہور حکایت کے مطابق بنستے  
ہے۔ ہم شمعِ جلی پر شہور حکایت کے مطابق بنستے

کی بدولت نہیں بلکہ جو ہم کردار سے  
ذمہ داری، ہمدرم قربانی کے لئے آمدگی، جدت و نہاد  
اور اپنی تازہ دم اور تازہ کار قوت افادیت و صلاحیت  
کے بل پر زندہ و تابندہ رہتی ہیں، وہ جب اپنے منصب  
و مقام کو چھوڑ کر گوشت اعافیت میں چلی جاتی ہیں تو  
تاریخ کے دفتر پاریس کا حصر بن جاتی ہیں، اور زمان  
انھیں طاقتی نیاں پر رکھ دیتا ہے، اس لئے امریکہ  
کے لئے ہمروں ہے کہہ از سر نو اپنے دھوئی اہمیتی  
اور قائدان کردار کے ساتھ سرگرم سفر ہو۔  
(دعا خواز) تہذیبِ تہذیب پر اسلام کا فراز (۲۰۰۸)

امامت کی مسلسل ذمہ داری و نگرانی!

تم اسے بیگانہ رکھو عالم کردار سے  
تاباط زندگی پر اس کے بہتر ہوں تا  
خیر اسی میں ہے قیامت نکلے ہوں خلام  
چھوڑ کر اور وہ کی خاطر یہ جہاں بے ثبات  
ہے دی خسرو و نصوف اس کے حق میں خوب تر  
جو چیادے اس کی آنکھوں سے نماش لے جاتے  
ہر نفس ڈرتا ہوں اس امانت کی بیداری سے یہیں  
کے نہ ہو گئے تھے از سر نو اپنے دھوئی اہمیتی  
بے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کا نات  
غلظی کا کیا بہر اخیر پر ہے گا۔

قرآن اس امانت کو اس کے داعیاء و قائدان  
مقام، اصلاح کی ذمہ داری اور اسرار بالمسروت وہی عن بلکہ  
کی مسواتیت کی یاد گذشتہ اقوام کا ہوار دیتے ہوئے  
اور اس کے خسرو اساحس کو بیدار کرتے ہوئے دلاتا ہے  
ذلولہ کان میں انقرضن میں قبیلہ کو اولو  
لیتی ہے یہیون عن النسا و فی الأرض  
الْأَقْدِيلَةِ مَنْعَلَتْهُ اَنْجَنَنَا مِنْهُنَّهُ فَاتَّبَعَ  
الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا اَمْرَقُوا فِيهِ وَكَانُوا  
مُجْرِمِينَ ۝ ۱۱۶ (دہود - ۱۱۶)

پس کا شہر بے پیشتر کی امتوں سے ایسے  
با شکور لوگ ہوتے جو سر مرتبہ ملک میں فاد  
و پیشانے ہے بجز جلد لوگوں کے جن کو ہم نے ان  
میں سے پیشانی اور جو لوگ دنیا جانوں پر  
ظلم کرنے والے تھے وہ جس ناز و لمحت میں تھا  
کو پورا کرنا ناگزیر ہوتا ہے، افسوس کا مquam ہے کہ  
اس عدالتیں خوبی و مند تحریکوں اور فلسفوں  
کے زیر اثر اکرمت اسلامیہ عاملی قیادت کے میدان  
سے الگ ہو گریو گیا اپنے خول میں بند ہو کر رہ گئی ہے ایسا  
دو سرا سبب یہ ہے کہ امانت اسلامیہ میں اُخْری  
آسمانی پیغام کی حامل ایک ابدی امانت اور انسانیت  
کی مرکز اسید ہے، اس لئے اسے اپنے بیخام کو یہنے سے  
لکھ لے رہا چاہئے، اور فاقہلہ انسانیت کی قیادت اور  
کی بیداری اور ان کی عالمی ذمہ داری سے الجیسی نقاوم  
کو لاحق ہے، چنانچہ الجیس اپنے مشی و ملے کہتا ہے  
تو ہوں گی جس کی تجھیں طلاق، اور انفرادی و بیانی واقعی  
تاریخ کے سہارے یا اپنی عطفت رفت اور گذشتہ کام کا

## پھیلوڑ کیا ہے؟

موجودہ دوسری امام اور پیغمبر سہولت  
ایجاد کمپیوٹر سے مکمل واقعیت کے خلیفہ میں اس  
طلیب مدارس کے یہ ایک بیش قیمت تخفیف۔  
اس کے خصافت کی جاتی ہے۔  
پس کا شہر بے پیشتر کی امتوں سے ایسے  
با شکور لوگ ہوتے جو سر مرتبہ ملک میں فاد  
و پیشانے ہے بجز جلد لوگوں کے جن کو ہم نے ان  
میں سے پیشانی اور جو لوگ دنیا جانوں پر  
ظلم کرنے والے تھے وہ جس ناز و لمحت میں تھا  
کو پورا کرنا ناگزیر ہوتا ہے، افسوس کا مquam ہے کہ  
اس عدالتیں خوبی و مند تحریکوں اور فلسفوں  
کے زیر اثر اکرمت اسلامیہ عاملی قیادت کے میدان  
سے الگ ہو گریو گیا اپنے خول میں بند ہو کر رہ گئی ہے ایسا  
دو سرا سبب یہ ہے کہ امانت اسلامیہ میں اُخْری  
آسمانی پیغام کی حامل ایک ابدی امانت اور انسانیت  
کی مرکز اسید ہے، اس لئے اسے اپنے بیخام کو یہنے سے  
لکھ لے رہا چاہئے، اور فاقہلہ انسانیت کی قیادت اور  
کی بیداری اور ان کی عالمی ذمہ داری سے الجیسی نقاوم  
کو لاحق ہے، چنانچہ الجیس اپنے مشی و ملے کہتا ہے  
تو ہوں گی جس کی تجھیں طلاق، اور انفرادی و بیانی واقعی  
تاریخ کے سہارے یا اپنی عطفت رفت اور گذشتہ کام کا

پندرہ روزہ تعمیہ حیات  
ایک تحریک ہے، اس کی  
توسعی اشاعت میں حصہ لیں۔

ہندوستانی مسلمانوں کو بھی زمین داری کے خلاف کے بعد، صنعتوں کو اختیار کرنے اور اپنی اولادوں کو کوئی پہنچا سخت سکھانے کی بڑی تاکید فرماتے تھے، زیندان طبقے کو لوگوں کو ہمیشہ شورہ دیتے تھے کہ:

پانچ سرباہی کو کسی بجارت یا صفت میں لگا کر کپیاں بنالیں۔

بعض لوگوں کے نئے یہ بات حیران کرنے چاہیے کہ آپ جیسے شیخ طریقت اور غلام دین تھے۔ جلکی وفات نہیں۔

نہیں۔ ایک عالمی صدقیت اور عالم دین تھے۔ جلکی وفات نہیں۔

کوچھ قائمی صدی گزری تھے، آپ کی زندگی کے مشترک اتفاقات ذکر اور طالبین حق کی تعلیم دنیکر میں صرف ہوتے تھے، اس کے باوجود آپ طباً حقیقت پسند ہوئے تھے، اس کے باوجود آپ طباً حقیقت پسند اور حالات زمانہ سے باخبر ہوتے تھے، چنانچہ آپ پھر فرمایا

جب تک کوئی ملک اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو اس زمانہ میں دین دینا کا کوئی کام نہیں کر سکتا۔

آپ اکثر اسلامی ملک خصوصاً جماز کے متعلق خود کفالتی بہت ضروری سمجھتے تھے اور عام طور پر اپنی مجالس میں اور خصوصی مجالس میں جدید تعلیم یافتہ خراحت اور فضلاء تشریف رکھتے تو ان کو اس جانب کی زمین کے مداری پر گردش اور پانڈک پیچھے کی

کوششوں کے متعلق ہر خبر کو وہ بہت غور سنتے ایسی آلات میزائل، راکٹ اور نیئی سائنسی ایجادات وغیرہ کے متعلق معلوماتی خبروں کی خوف

تو جو نہیں کی اور ان کی دولت زیادہ تمباہر سے ضروریات زندگی کی درآمد پر صرف ہوتی ہے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب مذکور اس لیے کا بیان ہے۔

اسکے بعد مسدر اور ملکیت چوتھے۔

ایک بار ارشاد فرمایا کہ:

یہ مخملی لوگ ادویہ احریمی اور ہستکے کا خواہ سوئے ہیں کہ جلگنے کا نام نہیں لیتے، جس وقت یورپ جا گئی تھی، مسلمان ترک گھری نہیں آئٹ سے اجازت اور رخصت کئے رائے پور حاضر ہوا تو اپنے بڑی عنایت و محبت سے رخصت کو رہتے۔ اس (یورپ) نے ہر قسم کا سامان بنگ بنایا۔ لیکن مسلمان غلطت میں پڑے رہے فرمایا ملٹے وقت خصوصیت کے ساتھ یہ فرمایا کہ کاربائے نیا اس سر ایگام دیتے ہیں اور مسلک اور جب تک سامان پاس رہو رہا ایس کس طرح رہی استعمال کریں۔ کارخانے لگائیں اور صنعتوں کو جان بوجھوں ہجات سے ڈرانہیں گھرتے۔

اسائنس کی موجودہ تحقیق و ترقی کی رفتار کو رواج دیں۔

# حضرت مولانا شاہ عبد القادر راءے پوری

## اور عصری علوم

محمد اسلم صدقی

بھی طاقت نہیں۔

ایک مرتبہ فرمایا۔

حضرت شاہ عبد القادر راءے پوری ایک خانقاہ کوچھ قائمی صدقیت اور عالم دین تھے۔ جلکی وفات نہیں۔

اسلامی نظام "خالی یا توں سے نہیں قائم پوکھا اگر دنیا کے بڑے ملکوں کے دوش بدوش کھڑا ہوئا۔

یعنی آپ کی مجلس میں شریک رہتے وہ حضرت اور حالات زمانہ سے باخبر ہوتے تھے، چنانچہ آپ پر یہ بخوبی واضح تھا کہ آپ ان یا توں کو کس درجہ

اسلامی ممالک کے لئے مادی ترقی میں علم کا کائن جدید صنعتیں، سائنس میں ترقی، مالی سمجھکام اور

خود کفالتی بہت ضروری سمجھتے تھے اور عام طور پر بڑے افسوس کے ساتھ انہمار خیال فرمایا کرتے تھے اپنی مجالس میں اور خصوصی مجالس میں جدید تعلیم یافتہ

حضرت اور فضلاء تشریف رکھتے تو ان کو اس جانب کوئی نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہیے بلکہ ہوتا ہے۔

حضرت اور فضلاء تشریف رکھتے تو ان کو اس جانب کوئی نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہیے بلکہ ہوتا ہے۔

حضرت اور فضلاء تشریف رکھتے تو ان کو اس جانب کوئی نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہیے بلکہ ہوتا ہے۔

اسکے بعد مسدر اور ملکیت چوتھے۔

ایک بار ارشاد فرمایا کہ:

اسکے بعد مسدر اور ملکیت چوتھے۔

حضرت کی اور وطن میں اکثر تکلیف اٹھاتی۔ بلکہ دنیا تو دب کر مرجا۔ یا کھانا کھلنے میں بچنا لگا کر ہو جائے۔ اس راحت میں رہنے کے لئے آجائے۔ دوسرے حصے ایک رات دروات رہنے کی تو گارنچی ہے۔ دنیا میں قوتی بھی نہیں۔ ہر وقت آدمی موت کے سامنے ہے اگر واقعی اس کا دوست ہے تو اس کے بادشاہ کے پاس جلنے سے خوش ہو گا۔ بلکہ خود بھی تناک سے گا کر نیز بھی سفر ختم ہو اور میں بھی پہنچا نے پہنچنے کے لئے جائے۔ عرض ایک محمد کا بھی بھروسہ نہیں۔ عرض دنیا جا گانے کے قابل نہیں۔ مدار تخفیف الحساب میں ایک شوکر ہے۔

وہ جو نوری تھے لئے افلک پر شل تیجھٹ رہ گیا میں خاک پر نہیں۔ نعم اخوبی کو "ما عز د اللہ" سے تعیین کرنا ہے۔ ہماری حالت یہ ہے کہ اپنے مرنے کی نتائج میں چند نکھلے ہیں۔ اول تیر کو جو چیز اللہ کے پاس کیا ہوتی دوسروں کی موت پر حسرتیں اور اسرا مان اور ہو گی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ بخلاف دنیا کی نعمتوں کے کہ ہر وقت کھنکھا رکھتا ہے کہ فدا شل تیجھٹ رہ گیا میں خاک پر نہیں۔

نعتیں اٹھ کے پاس ہیں تو بغیر ان کی خوشنودی کے وہ وہ قابل دل لکھنے کے ہے۔ اہل دنیا بھی دل لگتے مل نہیں سکتے ہیں تو کیا ان کو اپنے نیک اعمال پر بخوبی ہوتا ہے۔

پہنچنے کے لئے ہوئے ہیں۔

آہ بھی نکلی۔ مگر دندرے خوش ہے کتاب کا امام ہو جائے۔ اور اسی خوشی میں جراح کو انعام بھی دے گا۔ بھی مثال اہل اللہ کی مصیبۃ دنیوی کے ساتھ ہے کہ تکلیف بھی ہے اور سب سچے بھی بیکن دل راضی ہے کہ جو کچھ محبوب حقیقی نے جو نیز فرمایا ہے میں مصلحت و مکلت ہے۔

وہ سر اجزہ آیت کا ہے "و ما عز د اللہ باقی" یعنی جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والی ہے پہلے جزا یعنی "ما عز د اللہ" کو متفہم جو چیز تمارے پاس ہے فنا ہونے والی ہے۔ یہ تو مسلمان فرب کے لئے بدی ہے۔ مگر اس دوسرے جزا کا یقین اس شخص کو پہنچا کر جو کلام الہی کو سچا سمجھے گا۔ مگر اس جلد خوبی سے مقصود ایسا۔ نہیں جیسا کہ پہلے جزا سے بھایہ مقصود نہ تھا۔ بلکہ خاتم اس کی رہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس سے دل لگاؤ۔ اس سے ایک کم استنباط ہوا کہ جو چیز باقی رہنے والی ہے ایک کم استنباط ہوا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ قابل دل لکھنے کے ہے۔ اہل دنیا بھی دل لگتے کہ بھیجا کو مانے ہوئے ہیں۔ دیکھو اگر کسی کے پاس دوسرکن ہوں ایک تو حارثہ ملا ہوا اور دوسرے بھی کاہوا۔ اور دوسروں خراب خستہ اور مرمت طلب ہے کیا ہوا۔ اور دوسروں خراب خستہ اور مرمت طلب ہے کیا ہوا۔ اب اگر اس کے پاس ایک بھج دمود مقدار میں رقم ہو تو ظاہر ہے کہ وہ اس کا زیادہ حصر مکان وجوہ کی مرمت اور اس اسٹائی میں خرچ کرے گا اور حارثہ ملے ہوئے مکان کا حرف بہت ضروری مرمت ہی کر لے گا۔

ایک افسر کیجیے کہ ایک شخص کی سرائے میں ایک

کی نعمتیں نہیں ہیں۔ اگرچہ یہ بھی حقیقتاً اللہ کی کی

حکم ہے۔ لیکن جو نکل مجاہد اور حارثہ ہے اس کے

کے ساتھ تعلق ہے اس لئے وہ ما عز کھم میں داخل ہیں۔ اس کا جو دنیا میں نہیں ملنا خواہ ہے اس کا تھا عکس کیون نہیں ہی

مختبر اور اس اسٹائی میں خرچ کرے گا اور حارثہ

نہیں۔

ایک افسر کی نعمتیں قابل طلب ہیں۔

ایک افسر کی نعمتیں قابل طلب ہیں۔

ایک افسر کی نعمتیں قابل طلب ہیں۔

# لقصوص و تلاشات

طب یونانی کو اختیار کیا، اسین آباد میں ان کا یا ان کے  
خاندان ہی کے کسی فرد کا دواخانہ بھی تھا اور مطلب  
کرتے تھے، وہ عہد تو میں نہ نہیں دیکھتا، صرف  
سنا ہے۔ البتہ جب آپ نے بھٹی کو اپنی دعوت دیکھنے  
کا مرکز بنایا اس زمانہ میں عہد ہے اتے جاتے بھٹی  
لکنا پڑتا تھا وہاں حضرت فارمی صاحبؒ کے مطلب میں  
بھی چافیزی ہوتی اور فارمی صاحبؒ کو قریبے دیکھتا

مولانا عبد اللہ عباس ندوی افسوس ہے کہ ہمارے سرے ایک بہت بی بزرگ و با برکت شخصیت کا سایر الہمیں۔ حضرت مولانا فاری و دودا بھی کا وقت موعود آگیا اور ۱۵۱۳ س خاکداں اڑپنی سے ۰۱ اگست ۱۹۹۶ء کو ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے، انتقال کے وقت عمر ۸۹ سال کی تھی، امراض و عوارض تو کمی برسوں سے چل رہے تھے ادھر ایک ڈیڑھ سال سے کینسر بھی ہو گیا تھا جو مت کا بہانہ بنا۔

قاری صاحبؒ نے درسیات کی تحریک دارالعلوم قاری صاحبؒ کے یاد انوار ف قاری صاحبؒ کے ذریعہ ہوا اور ان سے یاد اٹھ باتی ہے۔

ببل چیک رہا ہے ریاضی رسول میں

کو سیرت پاک کا جلس تھا۔ پورا میدان اور اس کے ملحق راستے، سڑکیں اسے عاقزین سے بھری تھیں جیسے عیدین اور تجھے الوداع کی نمازوں میں ہوتا ہے۔ قاری صاحبؒ تقریر فرمائی ہے تھے، جب مغربی ہندیب اور لادنی معاشرت پر ٹلنٹ کرتے تو لوگ ہنس بڑتے اور جب تذکرہ و اذکار کی احادیث اور واقعات سناتے تو اکثر دیشتر آنکھیں پر نمہوجاں اور کسی کی چیخ نکل جاتی، عجب منظر تھا ایسا لگا۔

مددہ اعلما میں میں فاری صاحبؒ کے لئے تشریف  
لے گئے تھے، حسن الفاقہ سے حضرت مولانا سید ابوالحسن  
علی ندوی مدظلہ العالی بھی وباں تشریف فرمائے۔  
حضرت مولانکے اعزاز میں ایک اجتماع سابق ذریعہ  
شیخ عبداللہ سیمان کے باعث میں ہوا تھا، جس میں  
شرکت کے لئے رابطہ عام اسلامی کے سکریٹری جنرل  
اور سابق وزیر مالیات شیخ محمد سرور الدین، میں کے  
نائب شیخ محمد صالح القزان، شیخ حسین حرب،  
بعد میں وزیر حج ہو گئے تھے۔ ادباء میں شیخ عبدالقدوس  
النصاری، شیخ سید عاصدی، احمد عبد الغفور عصی  
سید حسن بارودم، وزارت خارجہ کے سکریٹری اور  
مشہور شاعر حسن الفرشی، شاعر دیوان ملکی اور  
نائب صدر مجلس شوریٰ شیخ ابراہیم المفرادی، علماء  
امام حرم شیخ عبدالعزیز، شیخ محمد محمود صدرا فادر  
اسی قد و قامت کے لوگ جمع تھے۔ فاری صاحبؒ نے

ایک مرتبہ ندوہ کے نہایان خانہ میں دیکھا کہ حضرت  
سید صاحبؒ کے پاس بیٹھے ہیں اور کچھ اشعار تنہ میں سے  
پڑھ رہے ہیں اور سید صاحبؒ پر گریہ طاری ہے ایہ  
۱۹۳۶ء کا واقعہ ہے جب راقمدار اعلوم کے درجہ سیم  
کا طالب علم تھا، تھیک یاد نہیں اور ندوہ اشعار میں  
سکا جو فاری صاحبؒ پڑھ رہے تھے۔ کیونکہ یہ منظر  
ذرا دورے دیکھ رہا تھا، ایک تو عمر طالب علم کو  
ہوت ہی کیسے پڑھ سکتی تھی کہ اس " مجلس خاص" میں  
قریب آئے۔ اب یہ خیال ہوتا ہے کہ غالباً وہ اشعار  
سید صاحبؒ کے ہوں گے۔ کیونکہ وہ زمان تھا جب  
حضرت سید صاحبؒ حضرت مولانا اشتہر علی تھا تو  
کے زمان میں ان کی ایک تقریر سیرت نبویہ پر سنی تھی،  
فاری صاحبؒ نے فرمائش کر کے اپنے اشعار میں سے  
ہوں گے۔

فاری صاحبؒ نے کچھ دونوں اپنے آپاٹی مشن  
کے لئے خاص تھا، اسی میان میں ۱۲ اگری سیم الادول

سے تھے حاصل تھا، اسی میدان میں ۱۲ اگریزیں الاول

# نعت رسول

اللہ اللہ دہاں کا وہ کیفیت دوام  
بہر زاد لکھنؤی

ہم مدینہ سے اللہ کیوں آگئے قلب حیران کی تکیس دیں رہ گئی۔

ل و ہیں رہ کیا، جاں و ہیں رہی ہے مہماں کی درپاٹی بیس رہ سی  
جس بگ سبده دریزی کی لذت ملے، جس بگ، ہر قدم اُن کی رحمت ملے

جس جگہ نور رہتا ہے شام و سحر، وہ نلک رہ گیا، وہ زمیں رہ کری  
باد آتے اس سر کو وہ شام و سحر، وہ سکون دل و جان و روح نظر

یہ اخیس کا کرم ہے اخیس کی عطا، ایک کیفیتِ دنشیں رہ گئی

الله اللهم إيان کا درود وسلام، السلام ویاں ها جو ددیں  
الله اللهم إيان کا ده کیفت دواں، ده صلوٰۃ سکون آفتریں رہ گئی

بُرْدَهٗ کے نصرِ من اللہ و فتحٗ قریبٗ ہم روان جب ہوئے سوئے کوئے حبیبٗ  
کتنے حتم را آیہ علیٰ لگم سے زندگی کی یہیں رہ سکتی

زندگانی دہیں کا شہ ہوتی بسر کا شہ بہتر کردا تے نہ ہم لوٹ کر

اور پوری ہوئی ہر تناک، یہ تخت نے قلبِ حسرے میں رہ گئی

This block contains a decorative horizontal border at the bottom of the page. The border is composed of a repeating pattern of stylized, symmetrical motifs in brown ink. These motifs resemble stylized leaves or petals arranged in a circular or wave-like pattern. The border is set against a light-colored background and spans most of the width of the page.

بِمَدْيَ مَدِیں

سیاری مُحَمَّدی : بیکری مصنوعات

خصوصی مصنوعات  
فروش، انجیر برقی، افلاتون، پاپا ناپل برقی، مینگو

نامه: ۱۷۲

سیریبی دمی کان  
تاج کی مشہد سال

**فٹ مارکٹ چنگشن سی: اکر ناک روڈ بمقابلہ**

ف مارکیٹ بھٹی - ۳۰۰۰۳

دون مبره: ٢٣٢١٥٤٨

جو تصویر کشی کی ہے اس پر پورے طور پر جانب الراء  
تصور کی چاپ ہے انھوں نے ان سکا سباب د  
علل کو نظر انداز کیا اور تائیج کو اس ب قرار  
دیا۔ ان واقعات کے اصل محکمات کا ذکر کرنا  
تو درکنار۔ ان سورخین نے ان محکمات پر پردہ  
ڈالنے کی کوشش کی اس کے ملاوہ ان واقعات  
کو جن کا تعلق مسلمانوں سے نہیں ہے اور جو مسلمانوں  
متعلق واقعات کے مقابلہ میں کہیں زیادہ

# دہشت گردی کا معلم کون؟

مقالہ نگار:

مولانا سید واضح رشید ندوی

ترجمہ:

محمد احمد ندوی

مغربی وسائل ابلاغ و تئاتر قومی اسلام اور  
مسلمانوں کے متعلق مختلف مقامات و تجسسے  
چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ گاہے بے گاہے  
سر بریابان حکومت اور پیارام من کے علمبرداری  
سے بڑھے ہوئے تھے جیسا کہ کوشش کیا  
سرسری ذکر کیا۔ اسی طرح وہ عصر حاضر میں بعض  
مجہول و غیر معروف اور جوشیلے قسم کے لوگوں  
کے جذباتی اعمال و کارروائیوں کو ماضی کے اسی  
قدم نقطہ نظر کی روشنی میں پیش کرتے ہیں اور  
یہ پر بیکنڈا کرتے ہیں کہ ان لوگوں کا تعلق مسلمان  
تحریک سے ہے یا ان کی تشویخ مدنی ماحول و  
فضائل ہوئی ہے جبکہ واقعہ یہ ہوتا ہے کہ مسلمان  
تحریک یا مہم اسلام کا ان کے اعمال و اصراف  
کے باوجود بھی تعلق نہیں ہوتا اور بھرپور یورپ میں  
ایل قلم جب عالمی واقعات کا تجزیہ کرنے میں  
اویس پہلو سے بھی واقعہ نہیں ہوتا کہ یہ اخبار  
دو گوں کو خاص طور سے نئی نسل کو اپنے دامن میں  
کھلکھل کرنے کی عادت سے تابد ہوتا ہے اور  
اویس پہلو سے بھی واقعہ نہیں ہوتا کہ یہ اخبار  
شریک ہونے والے زیادہ تر مدارس و مینیس  
میں جتنا کرنے کے لیے اپنے انکار درجمانات کو  
کمزور و بے بنیاد دلائل سے مرتب کرنے جو بھروسہ  
اسباب و بیس منظر کا تقابلی مطالعہ یا جائزہ یا بغیر  
و دلکش پیرایہ میں پیش کرنے کی کتنی دہارت  
رکھتے یاں ایسا شخص ان مقامات کے طرزیاں  
تحقیقی و متفرق اور غیر متعلق واقعات کو مرتب  
جانبدارانہ مطالعہ کی روشنی میں مسلمانوں پر اس  
قسم کے الزامات عائد کیے جاتے رہے یہ جبکہ  
کر کے پیش کرنے کی نیکاری کے فریب میں بنتا  
ہو جاتا ہے، موجودہ وسائل ابلاغ کے ترقیاتی  
جن سے تمام غیر جمہوری انظام و اے حاکم کے  
ظاہر ہوئے یا ان کی یتیحت دفاعی تھی اور ان  
مصنوعات میں سے ایک اہم موضوع دہشت گردی  
ہے۔ اور دہشت کا جب ذکر ہو تو اس کو  
اسلامی تعلیم سے جوڑنے کا ہتھا ہے، یہ تصور  
تعلق نہیں تھا، یورپیں سورخین نے ان واقعات کی  
کے باتحول یہ ہے ان حاکم میں بھرپور حالات کی

خبروں سے ملتی رہتی ہے تاہم یہاں مغربی جرمی  
ہو ہے۔ نیزیرہ مقالہ تحقیق و تدقیق اور تقابلی مطالعہ  
کا پختوڑ ہے اب ایسا شخص جس کو اسلام اور مسلمانوں  
کی حکومت کو دینی مدارس سے یہاں پر آگئی نہیں ہوتی یادہ  
کہ امور وسائل سے یہاں پر آگئی نہیں ہوتی یادہ  
نیز اسلامی اخبارات و جرائد کی غیر مستند اور مفترقات  
کے اڈے دکھواری ہیں، اور مثال میں یہاں افغانستان  
کو شائع کرنے کی عادت سے تابد ہوتا ہے اور  
اویس پہلو سے بھی واقعہ نہیں ہوتا کہ یہ اخبار  
دو گوں کو خاص طور سے نئی نسل کو اپنے دامن میں  
کھلکھل کرنے کے لیے اپنے انکار درجمانات کو  
کمزور و بے بنیاد دلائل سے مرتب کرنے جو بھروسہ  
اسباب و بیس منظر کا تقابلی مطالعہ یا جائزہ یا بغیر  
و دلکش پیرایہ میں پیش کرنے کی کتنی دہارت  
رکھتے یاں ایسا شخص ان مقامات کے طرزیاں  
تحقیقی و متفرق اور غیر متعلق واقعات کو مرتب  
جانبدارانہ مطالعہ کی روشنی میں مسلمانوں پر اس  
قسم کے الزامات عائد کیے جاتے رہے یہ جبکہ  
کر کے پیش کرنے کی نیکاری کے فریب میں بنتا  
ہو جاتا ہے، موجودہ وسائل ابلاغ کے ترقیاتی  
جن سے تمام غیر جمہوری انظام و اے حاکم کے  
ظاہر ہوئے یا ان کی یتیحت دفاعی تھی اور ان  
مصنوعات میں سے ایک اہم موضوع دہشت گردی  
ہے۔ اور دہشت کا جب ذکر ہو تو اس کو  
اسلامی تعلیم سے جوڑنے کا ہتھا ہے، یہ تصور  
تعلق نہیں تھا، یورپیں سورخین نے ان واقعات کی  
کے باتحول یہ ہے ان حاکم میں بھرپور حالات کی

ماضی میں رہتا ہے ایسا اپنے انکار درجمانات کو  
کمزور و بے بنیاد دلائل سے مرتب کرنے جو بھروسہ  
و دلکش پیرایہ میں پیش کرنے کی کتنی دہارت  
اسلامی تاریخ اور بعض اسلامی تحریکات کا  
رکھتے یاں ایسا شخص ان مقامات کے طرزیاں  
تحقیقی و متفرق اور غیر متعلق واقعات کو مرتب  
جانبدارانہ مطالعہ کی روشنی میں مسلمانوں پر اس  
کر کے پیش کرنے کی نیکاری کے فریب میں بنتا  
ہو جاتا ہے، موجودہ وسائل ابلاغ کے ترقیاتی  
جن سے تمام غیر جمہوری انظام و اے حاکم کے  
ظاہر ہوئے یا ان کی یتیحت دفاعی تھی اور ان  
مصنوعات میں سے ایک اہم موضوع دہشت گردی  
ہے۔ اور دہشت کا جب ذکر ہو تو اس کو  
اسلامی تعلیم سے جوڑنے کا ہتھا ہے، یہ تصور  
تعلق نہیں تھا، یورپیں سورخین نے ان واقعات کی  
کے باتحول یہ ہے ان حاکم میں بھرپور حالات کی

فارمی صاحب نے اپنی رحلت پہلے مرض کی  
شدت میں اضطراری مجاہدہ کیا اور صبر و شکر کے  
ساتھ زندگی گزاری اُن کے برادر زادہ حسین خاں  
نے بتایا کہ انتقال سے ۱۵ منٹ پہلے تک اُن کے  
بوش و حواس سب بجا تھے۔ تکمیل اپنی جلد پر  
یکن حافظ پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ مرحوم کو  
کوئی اولاد نہیں تھیں تھیں، دو صاحبزادیاں اُن کو جو  
اگر وہ چاہتے تو کوئی مدرسہ یا ادارہ قائم کر سکتے  
لیکن انھوں نے اپنے مادر علیہ بھی سے تعلق قائم رکھا  
اور حصی الامکان اس کے لیے کوشش ہے۔ فارمی  
ان کے حصے میں آئیں۔  
فارمی صاحب نے جزوی افریقہ کا سفر بھی کیا تھا اور مختلف خیزیں  
میں ان کے یادگار و عطا ہوئے اور متعدد ساملی  
تجییق و دعویٰ انداز کے لکھتے تھے۔ اس کا ایک سیٹ  
اللہ مخفیت و رحمت کا معاملہ فرمائے۔  
ندوہ سے ان کا گہرائی تعلق تھا حضرت مولانا  
سے عمر میں پڑے تھے اور حضرت اسی حالت سے ان  
کا اکرام و احترام کیا کرتے تھے اور وہ بھی انتہائی  
دلی محبت و احترام سے ملتے تھے، ندوہ العمار کے  
ساز جس کا افتتاح فارمی صاحب کی تلاوت سے  
ہوا تھا جس کی یاد آج بھی سننے والوں کے دل میں  
تازہ ہے۔ ایک عجیب روحاں کیف کا منظر تھا جسے نزول  
رحمت اور نزول سکیت کی ساعت خاص ہو۔ وہ ندوہ  
کی مجلس انتظامیہ اور مجلس نظمات دونوں کے ہم بھرپور  
او Robbins تک جنہیں کی صلاحیت رہی وہ ہوئے  
پر آتے اور جلے گاہک پاؤں پاؤں جلتے یا مگر  
مرض کی شدت نے ان کی نفل و حرکت گھر کی وجہ  
میں ان جنگر اسٹیٹھوں، کوان سنرا کے احترام پر  
مال کرتے اور ان مدارس میں چندہ دینے کے  
ترغیب دیتے۔ فارمی صاحب کا اندراز تر غیب  
خوش امداد نہیں ہوتا بلکہ ایک حد تک جارحانہ ہوتا  
تھا۔ وہ ان تاجروں ریٹھوں، کوچا طب کر کے  
کچھ کرہنے کو ہوتا ہے۔ اس کی خدمت میں جایا کرتے تھے، دہ  
عقلوں سے زندگی دیتے۔ اس کی خدمت میں جایا کرتے تھے، دہ  
اور ان جھوپوں سے زیادہ دین سے لایا کر تھے۔

## ہول سیل پیشوں

کے فیضی خریم اور لینیز کے بے

# ناج آپیکلمس

نشریف لائیٹ

ڈی ۱۵۲/۳۹ - کودتی کے جوکے  
(دھر جیاتے ہیں) دارانی

TAJ OPTICALS

WHOLE SALE SPECTACLE

FANCY FRAMES &amp; LENSE

PLEASE

CONTACT

TAJ OPTICALS

D-37/152 KODAI - KI -

CHOWKI (MADHUR JAL PAN)

GALI) VARANASI

P.H. 152797 RES. 342127

342106

اس جد سیں تلاوت کی تو ایک سماں بندھ گی، ایک

زیوں رست کا سامنہ رکھتا ایک بھی ملک کا فارمی

قرآن اس خوش الحلقی سے پڑھ رہا تھا کہ اہل بکری عشق

کر رہے تھے، جب کو خود مکمل کر میں بیسوں

اچھے سے لچھے فارمی ہیں، مصر کے قراں کی مدد

دن تلاوتیں سنتے رہتے ہیں۔ ایسی جگہ پر فارمی صاحب

کی قراتب سے لوگوں کا تاثر ہونا فارمی صاحب کے

جذب دروں اور فنِ جوید پر کامل دستگاہ کا مغیر

خواہ۔ اس جد کے جد جدہ میں سید علی حسن فرعون

دیوبندیہ نے بھی مولانا کے اعزاز میں ایک عصران

کے نامنده اور مندوب عنان انجمنی میں حضرت مولانا

کی دعوت کی اور جدہ سے فارمی صاحب کو خصوصی

نماذنہ بیچ کر ملا۔ غرض فارمی صاحب کی تلاوت

کی اس خط میں دعویٰ میں جس خطہ میں کوئی خضر

درختنی ہے کہ نزول قرآن کریم کی سزا میں ہے۔

فارمی صاحب جب تک بھی میں رہے اپنے

مدارس اسلامیہ کی بھروسہ مدد کرتے رہے جسے سفر

رمضان میباشیں میں جنڈہ کے حصول کے لیے بھی

اور جب تک جنہیں کی صلاحیت رہی وہ ہوئے

مختار جو کچھ میں مقبول تھے، اپنے وعظ

میں ان جنگر اسٹیٹھوں، کوان سنرا کے احترام پر

مال کرتے اور ان مدارس میں چندہ دینے کے

ترغیب دیتے۔ فارمی صاحب کا اندراز تر غیب

خوش امداد نہیں ہوتا بلکہ ایک حد تک جارحانہ ہوتا

تھا۔ وہ ان تاجروں ریٹھوں، کوچا طب کر کے

کچھ کرہنے کے لیے جایا کرتے تھے، دہ

عقلوں سے زندگی دیتے۔ اس کی خدمت میں جایا کرتے تھے، دہ

اور ان جھوپوں سے زیادہ دین سے لایا کر تھے۔

ہر سال بیچ دیا کرتے تھے۔

دل کی گھر ایسوں میں انتہا نے والا

مٹھاس کی دنیا میں ایک بھی نام



## طہوراً سو مدد

جہاں کی مٹھائیاں ہر دل کو بھاری ہیں

اسپیشل مٹھائیاں

- افلاطون، ننان خطا یاں، درانی فروشنی
- انحرافی، اخروٹ برفی، ملانی برفی
- طلاق میکو پانچال حلوبہ، دودھی حلوبہ
- کلاب جامن نیز قسم کے لذوا در مختلف قسم کی مٹھائیاں

۲۵، بلاس روڈ، پاچاڑ جھنٹ، بیبی ۵  
فون نمبر: ۰۳۰۸۴۲۴۴۳ - ۰۳۰۹۱۳۱۸

خط پرائی دردوں، رخصموں گھٹی، فالج  
دردسو اور دانتوں وغیرہ کی بیماریوں کے  
لئے ۶۵ سالہ پرانی عجیب غربی بیوقاں دعا

## دل آرام میں رحیم

تیار کرد کھلکھل قاسم صحن لکھنہ  
اساکت:- ہارون جبل اسٹر چکنی بخنز۔  
خوت:- جانش دھات، نکوریا، شوگرے جلد غایابی  
کے لئے ہم سے راستہ قائم کریں۔ فون: ۰۳۳۶۲۹

یہ کے بعد وہ راس پہلو برجی غور کیجھے کہ یہ دنیا  
بھر میں جنگی آگ بھڑکانا والے اور اس میں ملوث  
کون لوگ ہیں۔ کیا مسلمان یہاں یادوں سے لوگ

انجدید نظریات و فناہب کے  
علیہ واروں نے رحمت، محبت، سادات، ایثار  
جیسے پاکیزہ اور انسانیت نواز عوامل کو بزرگی  
نفاق، فہرست سب مسلم عناصر ہیں۔

خود یورپ اس وقت نسلی قومی مسائل کی  
بنیاد پر آتش نیں اور یہ دھاکوں کی بخوبی تعداد  
مفتکرین کے بیش روؤں کی ایک بڑی تعداد  
نے اس پر ارتشد و موقوف کو اختیار کرنے پر لوگوں  
کا ذمہ دار دہاں کا وہ طبقہ ہے جو دہاک کے نظام  
حکومت کا یا تو یا غیر ہے یا اپنے حقوق کی بازیافت  
کو بڑے سرفو شانہ روانی لے رہا ہے۔

ان تمام عالمی و اعماقیات کے تناظر میں اگر ان  
وانکار کی اس دہشت گردی و نتیجہ پر  
تا تم ہے خواہ وہ میکاولی نظر ہے ہمیا اشتراک  
ہر ایک کے خیریتیں دہشت گردی کے عناصر  
شامل ہیں۔

عالمی معاشرہ میں تجزیبی انکار کی  
نشرو اشتہارت کو روکنے کے لیے غلامی و  
اخلاقی مؤثر ترین ذرائع خیال کے جاتے ہیں مگر  
یورپ کے قائدین ان تجزیبی غلامی و اعماقیات  
کی راء اشاعت میں زکاوٹ بننے والے سے  
برسر پیکار ہیں تاکہ دنیا میں مغرب کی سیادت  
اور اس کے انکار کو جملجھ کرنے والا کوئی باقی  
نہ رہ سکے۔

(ابقیہ) ہندوستان کا ایک شالی بادشاہ

جنچاہے کہ کس طرح وہ اپنے ادھرات کو ترتیب  
دیکر صحیح مصنف میں لاسکتے ہیں اور وقت  
بپہلو مغربی کلپ و تمن، اس کے فکری و فضیائی  
اثرات و محکمات کا بھی زبردست کار فرمائی رہی  
ہے اور عالمی جنگ کے بعد دہاں بعض ایسے مذاہب  
شیر شاہ سوری "بڑا آدمی وہ ہے جو اپنے ادھرات  
کی قدر کرے اور اپنیں ضروری امور میں صرف

معیت کے ماروں کو بڑو سی مالاک میں پہنہ  
لینا بڑا۔

اور آج بھی دہاں کیوں نستوں بلوہوں  
اور دیگر فرقوں کے دریان آؤ یورش جاری ہے  
القلاب سے قبل مسلمان دہاں خاصی تعادل میں تھے  
مگر اس کے بعد مسلمانوں پر مظالم کا پہاڑ توڑا

گیا۔ ان کو ہر طرح سے تنگ کیا گیا۔ وہ اپنے  
عبادت گاہوں اور دینی مدارس و مراکز سے  
محروم کر دیئے گئے ہیں تک کہ میکیونزم کی بالادستی  
تбуول کر کے اس کے دھاگے میں نسلک ہونے پر

ان کو مجبور کیا گیا مگر مسلمانوں کی ثیرت ایمان  
کا اس میں ذرا بھی حصہ نہیں تھا۔ مگر دیکھا ہی مگیا

اور حیثیت دینی نے اس کو برداشت نہ کیا بلکہ  
کہ جنگ کے بعض مراحل میں ان کو قربانی کا بکار بنا

ہے اور اس وقت دنیا کے تمام ممالک میں جہاں  
بڑا، اور بے جا ان کی جانیں صالح ہوئیں، آخر اس کا  
ذمہ دار کون ہے؟ جلد ECNOMEST کی

صراحت کے مطابق کلیسا کے پاریوں نے اس  
خونریز جنگ میں دل کھول کر حصلیا،

سری نکا میں بھی اس وقت دوغیر مسلم  
فریقوں کے مابین مسلح جنگ جاری ہے مسلمان

اس کشمکش سے بالکل دور اور الگ تھلک ہیں  
اس جنگ کی نذر ہو چکی ہیں۔

یہ کوئی ایک دوجگہ کا قصہ نہیں ہے بلکہ اس  
طرح کی جنگی ماحول دنیا کے مختلف ممالک میں قائم  
ہے سابق سویت یونیون، سابق یوگو سلاویہ ہند

جیں افریقہ، ایشیا کے کئی ملکوں میں قابلی  
عصبیت، جنگی اور رنگ کی بنیاد پر جنگ کے

شعاع بھوک رہے ہیں۔ کہیں آپی نزاکت کا قصہ  
یک یک کر چوٹ رہا ہے مختلف ناموں سے

پسل کشی کا عمل بھی جاری ہے، ہزاروں اشخاص  
سرخ و بزر القلب کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں،

دہاں کے باشندوں کو جلاوطن کرنے کی وسیع و  
ہمگیر چشم چلانی کی جس کے نتیجہ میں لاکھوں اہم ان

جلاد طعن کر دیئے گئے مجبوراً ان ستم رسیدہ اور  
شال نہیں مٹی اتر کا راس کا جو تینگ نکلا وہ دنیا کے

سماں ہے کہ سفید فاموں کو حالات سے مجبور  
ہو کر ملک کے اصلی باشندے سیاہ فاموں  
کو زمام حکومت پر دکرنی پڑی اور ہر شخص یہ  
جاننا ہے کہ ان میں سے کسی فریق دگر و پہ کا اسلام  
سے کچھ بھی واسطہ نہیں تھا۔

زیادہ دن نہیں ہوئے کل ہی کی بات ہے  
راونہ اور بندوی میں جو خونی ڈرامہ اپنے میا گیا  
جس میں تقریباً پانچ لاکھ افراد کو اپنی جانوں سے  
ہاتھ دھونا پڑا۔ ایسا اس جنگ میں ایک فریقی

کی حیثیت سے شریک تھا، یہ چارے مسلمانوں  
کا اس میں ذرا بھی حصہ نہیں تھا۔ مگر دیکھا ہی مگیا

کہ جنگ کے بعض مراحل میں ان کو قربانی کا بکار بنا

ہے اور اس وقت دنیا کے تمام ممالک میں جہاں  
بڑا، اور بے جا ان کی جانیں صالح ہوئیں، آخر اس کا  
ذمہ دار کون ہے؟ جلد

مرثیہ کے مطابق کلیسا کے پاریوں نے اس  
خونریز جنگ میں دل کھول کر حصلیا،

سری نکا میں بھی اس وقت دوغیر مسلم  
میں، امریکا میں کالوں اور گروپوں کے دریان جو کمش

جاری ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ان لوگوں کا اسلام  
سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے اور اگر اس کشمکش کی وجہ  
تلذیش کی جاتی ہے تو یہی منکش ہو کر سانسنا تا

ہے کہ اس کا بندی سبب مظلوم بیقوں میں اس اس  
احساس کا بیدار ہونا ہے کہ طاقت کے بل پر حکمرانی  
کرنے والے اپنے طبقے کے لوگ ان کے حقوق کو بیال

کرتے ہیں ان کا بے جا استھان کرتے ہیں نیز ان کو  
برابری کا درجہ نہیں دیتے ان کے ساتھ ایضاً برستے

و نفرت کا سلوک برتعیے ہیں بلکہ ان کو جہاں تسلط  
و اقتدار کا موقع ملتا ہے دہاں سے ملک کے اصلی  
باشندوں کو قوت کے زور پر نکالنے کی کوشش

کرتے ہیں۔ جنوبی افریقہ میں نسلی ایضاً و بھیجا و کا  
جو گناہ نا اوسیاہ ترین سبق دہرا یا گیا۔ اس کی

جلاد طعن کر دیئے گئے مجبوراً ان ستم رسیدہ اور  
شال نہیں مٹی اتر کا راس کا جو تینگ نکلا وہ دنیا کے

اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت  
مزرو بھوتی ہے جمال تک اس تک رسائی کے  
بات ہے تو ہم عوام تو در کی بات ہے بعض سترے  
خواص تک کی رسائی مشکل ہوتی ہے اسی لیکے  
ایسے خواص کے وقت دل کو سلی ہوتی ہے در

حضرت مولانا الفاظ انس صاحب کی وفات کے  
بعد مولانا اخلمہار احسن صاحب سرگنی سورتی کے  
جامع اور سرگنی نقطہ کی حیثیت کے حامل تھے۔  
مولانا مرحوم نہ کو صرف شرعی اور قانونی  
و فنون کے ماہر تھے بلکہ جدید سے جدید چیزوں  
پر بھتے بھی شاکن دعاویٰ تھے اور کتابوں کے  
ملاوہ اخبارات، اہنام اور مجلدات سے بھی پوری  
لٹرچر باخبر تک تیریجات بھی پا ہندی سے مولانا  
کی مددت میں جاتا تھا اور اس کے معاہدین کے  
ذریعہ بہان کی منکر و طریقہ کار اور حضرت مولانا  
ستید ابو الحسن علی انسی اللہ ولی دامت برکاتہم کی  
مفید ملی یا توں اور رضاخاں گوں سے خوب واقفیت  
رکھتے تھے۔

حضرت مولانا اخلمہار احسن صاحب کے نامیان  
ادھاف میں ان کی توضیح اور عہدہ و منصب و جاہ  
سے بدیہی بھی ہے ان کی توضیح ہر کی بات ہے کہ  
حضرت مولانا الفاظ احسن صاحب کی وفات کے بعد  
جسکے اس نازک و عالی مقام خلافت دنیا بات کو  
سنجھاتے کے لیے ان سے بڑھ کر کوئی مستحق نہیں پوچھ کتا  
تھا اور نہ ہی کوئی مراجحت تھی بلکہ بیش کش و اصرار  
کے ساتھ و ربط ایکتھے تھے بالخصوص علمدار سے کاشفت  
میں کسی طالب علم کی شدید بیماری یا موت کا  
حلوہ بیش آتا تو دل برقابو نزد کھپاتے اور

### عبدالقدار شیخی ندوی

ہمارے دور میں دین کی نشر و اشتہارت  
الفاظ احسن صاحب کے دور میں ان کے ذمیق کا کار  
وہ جدد جہد جو آج دنیا بھر میں دعوت و تبلیغ  
درس کے منتظم اور جماعتیں کی چلتی پھٹت کے  
پورے نظم و نسق کی دیکھ بھال کے فرشت انبیام  
کے نام سے اور جس کے فیض سے کوئی  
خط ارض غلبتاً محروم نہیں ہے بلکہ بلا داسطہ یا  
دیتے تھے جس میں قابلِ تسبیح حد تک ان کا تیقظ  
با الواسطہ ہر جگہ اس کی برکات پہنچنی ہیں یہ جماعت  
اور یادداشت تھی برقرار اپنے اہل خاندان کی طرح  
بڑے توہی حافظت کے سربراہ حضرت مولانا الفاظ احسن  
ہائی قریب ای میں اپنے سربراہ حضرت مولانا الفاظ احسن  
بڑے توہی حافظت کے ماں اور میرا پاکستانیہ اور  
صحابہ معروف بحضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کی دفاتر کے  
ادبی ذوق رکھتے تھے۔ حضرت مولانا الفاظ احسن صاحب  
عظیم حادثت سے متاثر ہونے تھی کہ اچانک اس کو بھر  
کے آخری درجی سے حیاتِ الصحابہ کا درس جس کا  
بنگلہ الی مسجد کے پیغمبر نے نظام میں رات کا  
منگل کے دو زماں کے دو سر برہہ حضرت مولانا  
آخری ملہ ہے مولانا دیا کرتے تھے اور در میانہ  
منگل کے دو زماں کے دو سر برہہ حضرت مولانا  
الخمار احسن صاحب (جن کی اہمیت موجودہ مخصوص  
صورت حال کی وجہ سے حضرت جی سے کسی طرح کہنے تھی)  
فارسی اور داشتار بھی سنا یا کرتے تھے۔

مرحوم اصل اعلیٰ ذوق رکھنے والے خالص  
درس کے حادثہ کا خسارہ بیش آیا لائاللہ  
بانی الیکٹری راجعون غفران اللہ لہ مخففة  
تمامہ و رحمة رحمة عالمہ کاملہ  
و أعلى درجاتہ فرجنة الفرج و س  
آمین یارب العالمین۔

حضرت مولانا اخلمہار احسن صاحب اسی  
کائد حملہ کے مشارک کے خلواہ سے جواب اپنے علم و فضل  
کی دللت سے نوازنا تھا جنہیں حیاتِ الصحابہ کے  
دین و تقویٰ اور دعوت و اصلاح کی خصوصیات  
درس کے بعد دعائیں اکثر گریہ طاری ہو جاتا تھا  
یہیں چادر دنگ عالم میں شہرت رکھتا ہے۔

مرحوم ایک ذی استعداد عالم اور درسے  
عشرہ کی ان کی دعاؤں کی کیفیت دیکھنے اور  
کائف العلوم بنگلہ والی مسجد بستی حضرت نظام الدین  
سنے ہی سے تعلق رکھتی تھی جس میں شرکیہ ہو کر  
اویاءہ تی دل میں ریخِ الحدیث بھی تھے اور حضرت  
جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے زمانے سے ان کے  
رفیقی کا رادر درسے کے منتظم پھر حضرت جی مولانا  
دعا اللہ ہرگز رو نہیں فرمائیں گے۔

## مولانا اخلمہار احسن صاحب کا ساتھ وفا

شروع کر دیا ہے کہ اتنا ترک کے خال سے ترکی کو اخیرت  
کی طرف مفلانے کی کوشش ایک بغیر ضروری قربانی تھی۔  
اتنا ترک نے بہت مصطفیٰ خیر کام کیے یا مانے  
کہ جیسے آدمیوں کو ٹوپی اور ٹھنڈے سے روکنا اور عربی  
حرف بھی کی جگہ بیش حروف بھی کا استعمال۔ ترکی  
میں سیکورزم کو سمجھنا مشکل ہے، میں اپنے کو مسلمان

سیاست میں پوہنچنے (نام نگار نیو پارک نیکس) — ترجمہ بہ داکٹر عین شمسی —  
شاید بھی چند ممالک اپنے دیوتاؤں کو اتنا  
قدس دیتے ہوں جتنا کہ احترام ترکی میں کمال اتنا ترک  
مژہ یعنی کا جیسا ہے جن کی فوجی ہمارت اور تحریک اندرا جھوٹ  
نے تو قبیلی حکومت خیانی کے کچھ حصوں کو بجا  
کر کے ایک جو دید تر کی مملکت میں دھاول دیا۔  
آج الحاضر سال ان کی موت کے بعد بھی ان  
کی نیکوں آنکھیں ہر پیکھ عمارت کی دیواروں سے  
گھوری ہوئی نظر آتی ہیں اور ان کے جسم سے ہزاروں  
پارکوں کی زینت ہیں۔

دارالسلطنت انقرہ میں ان کے مقبرہ اور  
میوزیم پر ہزاروں ترک ہر سال آتے ہیں۔ اسکے  
ان کی مقبولیت کا اندازہ ہوتے ہے۔ ایسی مقبولیت  
یعنی تک کو جو کو حملہ روس کا بانی تھا جس میں بھی  
مکان اخلاقی مکروہ یوں پر تبصرہ جرم ہے  
جیسے کران کی شراب فوشی کی عادت جو حصے پر ہی  
ہوئی تھی اور ان کی فلاسفی "کالازم" کو سر ایک قابل  
کے لئے پڑھنا لازم ہے۔

اتا مقبول حام ہونے کے باوجود ترکی اتنا ترک  
کے بدلے ہوئے سچے سے بہت بیسے نیکی چکا ہے  
سرپرہ روال پانڈھ نظر آتی ہیں گذشتہ ایکش  
میں سیکورزم کے خلاف دیلفیر پارٹی کو جو کہ ترکی کے  
سلیم ڈویسی مالک سے قریبی رشتہوں کو بڑھا دیتی  
ہے مشرقی بجزیرہ نما میں بڑھ رہے ہیں اور کم روزگار  
استنبول کی گلیوں میں زکر یا یامان کی طرح  
جو کہ ایک بے سال کرنٹی ڈیلر ہیں اور جن کے ایجاد  
روکی قوانس سے سوال پہلے اپنے دین کی حفاظت  
کے لئے جنوب آگے نتھے اور لوگوں نے بھی سوچنا  
ایکستے ترکی آدمی کی قیمت کا مغربی خاخت

## ترکی میں اسلام کی حیاتِ نو

نے بس اپنے حروف بھی کا اتنا ترک کا خواب پہنان  
مگر نہیں جاسکا، مجھے اسی کے لئے جانا چاہیے  
ہوا، اور نہ پورا ہوتا دکھانی دیتا ہے۔ اسی طرح جس  
ان کا خال ہے کہ ترکی مذہب کی زیادہ آزادی ہوئی  
چلہ ہے۔

کچھ لوگوں کا خال ہے کہ دیلفیر پارٹی کا عروج  
بڑھا۔ دبی ہوئی اور بھانی تحریکیں اپھریں اور ایک  
کے بجائے مختلف چہروں والی قوم سامنے آئی۔  
اتا ترک کے سیکورزم کی خاطر مذہب پر لگائی ہوئی  
سویت یونیون کے منتشر ہوئے، میں جس جگہ  
پانڈہ لوگوں کے خلاف ابھری ہوئی انفرت کا نتیجہ ہے،  
اور میقان کی جگہ نے بھیکاری میں نئے تحریکے جوڑ  
دوسرا لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ۱۹۸۰ء کے ملکی  
انجازیوں تک سرحد پارنے رشتے اسوار کر رہے ہیں  
اور بوسنیا، چیچنی میں اپنے بھائیوں کے ساتھ کوئی  
نیجے ہے جس میں دینی تعلیم پھر سے اسکو لوں میں  
دی جانے لگی اور اماموں کے لئے دینی مدارس  
قائم کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان دینی مدارس  
کی کمی کی وجہ سے اسلام اور بھانی عنایتی  
ملکت جو ۱۹۴۵ء کی آبادی کو متعدد کے لئے تھی، کی جگہ  
لے لیگی۔ اور اب جگہ ترکی کی آبادی، بکر دوڑے  
زیادہ ہے۔ ترکی اور بھی مختلف العنابر ملک ہو گیا  
ہے، اسلام زیادہ نہیاں ہو گیا ہے، نئی نئی مساجد  
اور مدرسے قائم ہو گئے ہیں، اور زیادہ مستول  
سرپرہ روال پانڈھ نظر آتی ہیں گذشتہ ایکش  
میں سیکورزم کے خلاف دیلفیر پارٹی کو جو کہ ترکی کے  
سلیم ڈویسی مالک سے قریبی رشتہوں کو بڑھا دیتی  
ہے مشرقی بجزیرہ نما میں بڑھ رہے ہیں اور کم روزگار  
استنبول کی گلیوں میں زکر یا یامان کی طرح  
جو کہ ایک بے سال کرنٹی ڈیلر ہیں اور جن کے ایجاد  
روکی قوانس سے سوال پہلے اپنے دین کی حفاظت  
کے لئے جنوب آگے نتھے اور لوگوں نے بھی سوچنا  
ایکستے ترکی آدمی کی قیمت کا مغربی خاخت

اتا مقبول حام ہونے کے باوجود ترکی اتنا ترک  
کے بدلے ہوئے سچے سے بہت بیسے نیکی چکا ہے  
اور تیرکی سے دور ہو جا رہا ہے۔ یہ ایک سچائی ہے  
۱۹۷۵ء ناکے جگہ حکمت محلی کے نگاری کی حیثیت  
سے مشرقی بجزیرہ نما میں بڑھ رہے ہیں اور کم روزگار  
استنبول کی گلیوں میں زکر یا یامان کی طرح  
جو کہ ایک سلیم مالک کی حیثیت سے ہو کر  
اسلامی دلکشیوں سے گھرا ہوا ہے یہاب بھی سکونت  
اوچوریت کی حادثت ہے۔

اس دارالفنون سے رحلت کر کی تھی بلکہ اس کا وقت  
بیوی مسلم خداوندی میں مقرر تھا، اور وہ اپنے وقت  
پر اپنے ربِ حرم کے عالی دربار میں اپنی پر طلب میت  
کا صلی باتے کیے تشریف لے گئے۔ اور اپنے بچے  
ہبہ کے لیے اپنے بیانہ میں تعلقانہ حیات دینے کی  
بصیرت کا سامان پیش کئے تھے۔

مشهور عالم دین اور مقرر دوائی جناب قاری  
دودو الحجی صاحب کا، اگست کی شب میں ان کے  
وطن پکھنے میں ۸۸ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔  
**إذَا لَمْ يَرَهُ اللَّهُ أَعْلَمُ إِلَيْهِ رَاهِيْحُونَ**  
قاری صاحب عرصے سے صاحبِ فراش اور نہایت  
تكلیف دہ امر ارض میں بدل لائے تھے لیکن بیماری کی بیل پوری  
مدت بہایت صبر و سلام کے ساتھ لذاری آس  
تكلیف کی حالت میں بھی ہمروقت ذکر و اذکار اور  
تلادوت کام پاک میں مصروف رہتے تھے۔

(الف) مولانا دلی خاموش خدمت دین کے  
دوش کو اپنا نامہ دہ و منصب و جاہ کی طلب سے اپنے  
کو پیاتے ہوئے محض رضاۓ خداوندی کی طلب میں۔  
(ب) مولانا کی علمی خدمات بالخصوص اگرائیں  
یادوں صدیت کی مفید چیزیں ہوں تو انہوں کے لیے  
حائز ہوں۔

(ج) مولانا کی فٹھا، مخفف و رفع بحثات

او، ایصال، قواب، جس طرح اور جتنا بھی ہو سکے۔

(د) مولانا کی طرح تندیسی دیماری، تکمیل فتوح

ہمال میں دین کی تعلیمات جدوجہد میں اپنے کو

لکھتے رکھنا یہاں تک کہ اسی خدمت کو اپنا

دینے ہوئے جان بان آفسری کے سپر و کرہ بنا۔

ان تمامی حضرتِ حرم کو ہم سب کی طرف سے

بہترین جزو طلاق فرمائیں اس کے صالح نقشِ خدمت میں

پڑنا نسب فرمائے اور ان فتنوں و خطرات سے

ہماری ایمت کی حفاظت فرمائے جن کا ایسی مقبول

باز کامہ استیواں کے انجمن جانے پر اذکر رہتا ہے ہمیں

یارِ العاملین صلی اللہ علیہ وسیدنا محمد والہ واصحابہ  
وامت، اجمعین۔

# مولانا فاری دودو الحجی صاحب اور مولانا اظہار الحسن حفظہ اللہ علیہ

## حکیم حادثہ وفات پیر دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تعریفی جلد ک

ذکر کے بعد مولانا مولانا اظہار الحسن صاحب کا ذکر کرتے  
ہوئے فرمایا میں نے موصوف کو ہبہ قربے سے  
دیکھا میں ان کی علمی کھدائی اور فکری وسعت و  
گہرائی سے بھی واقعہ ہوں، لیکن سب سے زیاد جو  
چیز ممتاز کرنے والی تھی وہ ان کی پیغمبیری، ایک  
چھوٹے سے مجرمے میں بوری ازندگی لگزاروی۔ اللہ  
کے لئے کوشش اور فکر کرنے کے بعد  
با شخصی معبد کا ماحول نہیں خوبی کے بعد  
نافوی کے درجہ ششم میں داخل ہوا، اس وقت معد  
کے اپارٹمنٹ HEADMASTER خفرسن عرضی تھا  
طلبا کے حامی باہمی تعلقات تخلصانہ اور بدین  
حوالہ فارسی کا صاف تکرار ذوق رکھتے تھے، اردو اشعار  
تھے۔ امریکی غربی کی بنیاد پر طلباء میں ادیج یخ کا  
بھی بنتے تھے، وہ ایک اچھے منظم تھے، ان کے حسن  
احساس زخم۔

ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔  
مولانا علی اللہ عباس ندوی صاحب نے فرمایا کہ کوئی  
وائقی ان کا دصال ملت اسلامیہ کے حق میں  
سیاسی قسم کا جلد تعریف نہیں ہے جس میں پھر  
صحیفوں اور مجلسوں میں تعریفی قرار داد پاس کردی  
جاتی ہے اور ناگہانی اور نادانت موت کا نذکر کرہ  
ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موت پسند وقت پس

اسکارا عالیہ کی درجہ ذیل  
**فکر اتحادیہ ریکارڈس**

اور روشن مستقبل کو یقینی بنائے کے لیے  
25.00 8.00 14.00 16.00 30.00 10.00  
علم اسلام کی سیاسی صورت حال  
میں اداواری ایجنسیوں کا تعاون اور ان کا طبقہ کار  
علم اسلام کی اقتصادی اور سیاسی صورت حال  
پسند تو روحاں صورت حال  
پسند تو ارشادیہ ریکارڈس کا ارشاد ہے  
فکر و امدادیں موتاکہ اپنے  
مرنے والے کی خوبیاں بیان کرو۔

مکمل پیٹ جسٹریڈ میک سے حصہ 100/1 روپے میں  
مولانا نے قاری صاحبِ حرم کے اضافے  
رقم بذریعہ منی اور در علیہ فرمائیں  
جمیدہ اور داعیہ اذ کاموں پیر و شنی ڈالنے ہوئے  
حاضرین کو دعائے مغفرت کی تلقین فرمائی۔  
مولانا فاری دودو الحجی صاحب کے

## ایک مخلص دوست

# مولوی محمد سعید ولی پیلندوی

## کچھ یادیں کچھ باتیں

ستھ میں ناچیز شہر آفاق قدر میں دیکھ رکھے  
شہر الحسن ندوی حفظہ اللہ علیہ اجوبلہ کی تعلیم و تربیت  
و علمی عالمی مرکز دارالعلوم ندوۃ العلماء مکھنے کے بعد  
کے لئے کوشش اور فکر کرنے کے بعد، اخوض بوسے اعلام  
نافوی کے درجہ ششم میں داخل ہوا، اس وقت معد  
با شخصی معبد کا ماحول نہیں خوبی کے بعد  
کے اپارٹمنٹ HEADMASTER خفرسن عرضی تھا

حوالہ فارسی کا صاف تکرار ذوق رکھتے تھے، اردو اشعار  
تھے۔ امریکی غربی کی بنیاد پر طلباء میں ادیج یخ کا  
بھی بنتے تھے، وہ ایک اچھے منظم تھے، ان کے حسن  
احساس زخم۔

ہمارے درجہ کو شایان امتیازی خصوصیات  
انتظام میں معبد اپنا تعلیمی و ثقافتی سفر بری خوبیوں  
حاصل تھیں اس لئے کہ اس میں پڑے تھے تین اور  
کے ساتھ کر رہا تھا، حافظہ دا اکٹر بارون رشید  
خانوادوں کے طلباء اپنے میں مختلف صفات کے حامل  
بھروسہ اور حسن تھے اور عرضی صاحب کے  
سادوں تھے اور تمام انتظامی امور دیکھتے تھے، عربی  
زبان و مشرق کے لئے دو مشق اور ندوی فکر کے حامل  
ہم اسٹاڈ مولانا شمس الحسن ندوی کی حالت  
بے ضریب و ضائع، پڑھنے میں پڑے مختصر تھا  
او مولانا حافظ نذر الحفظ ندوی ختم ازہری تھے، یہ  
آنکھیں اشکار اور دل ماضی تھے، عربی  
دونوں حضرات اور ان کے علاوه تمام اساتذہ معد  
بڑی محنت اور لگن سے تعلیم و تربیت کے فراغ  
اجنم دیتے جس کے تیجوں میں معد کی علمی و ثقافتی  
تعارف تھے، اساتذہ اور طلباء ان کا بڑا فائدہ کرتے  
سرگرمیاں قابلِ رخچ تھیں۔ پڑھنے لکھنے کی عام  
فضا تھی، مخفتی طلباء کی حوصلہ افزائی ہوتی۔

نحوی اکثران کے میں تشریف لے جاتے اس لئے  
پابندی سے بڑھتے اعرض اور اذکار مدرسہ احمدیہ  
کا اخیر درجات میں ہم لوگ اسی شعبی دارالعلوم میں  
ذکر ایسا میں اعزازی طور پر تدریسی فریضہ تھی انجام دیا،  
دھوٹ و تیخ کے سلسلہ میں بیرون ملک کا بھی سفر  
زمدہ العمار، اور مرحوم مولانا وجیہ الدین ندوی کوولا  
ز تھی اور صحیح معنوں میں "المسلم من سلم"

سلیمانیہ باسقل کے مشق و تہران مرفہ  
ذکر ایسا میں اعزازی طور پر تدریسی فریضہ تھی انجام دیا،  
دھوٹ و تیخ کے سلسلہ میں بیرون ملک کا بھی سفر  
زمدہ العمار، اور مرحوم مولانا وجیہ الدین ندوی کوولا

سی، ناچیز کے مدینے کے زمانہ قیام میں اپنی الہی کے  
بہراہ فریضی ادا کی، ان کی شادی زاہی کے ایک  
دیندار جگران گھر میں ہوئی، جو قرآن کریم کی حافظہ  
زندگانی خاتون اور دلخواہ میں بھی بدلی  
اور دیندار خاتون ہے۔

اسحاق بھائی کے دو بھی ایک ٹیڈا عزیزی کی

مدرسہ اور میٹی عزیزہ سی سلیمانی، اسحاق بھائی

کے والد محترم جناب ولی عجش پیش پڑے دیندار اور

شریعت اطبخ انسان ہیں، دیکھنے میں بالکل مولوی ہیں،

لیکن اعلیٰ عصری تعلیم یافتہ اور داکر و تاختال ہیں،  
اسی طرح ان کی والدہ ایک ٹیک دیندار خاتون ہیں،

الرض پورے گھر لئے پر دینی اخلاقی چھاپ ہے

جسے ان کے بیان ہر جملے والا محسوس کرتا، یہ لوگ

پڑے مہماں نواز اور علماء اور اہل علم کے پڑے قدراں  
ہیں۔

ساقیوں میں اسحاق بھائی اور بارادرم ضیا

عبداللہ عالی مقیر حجاز مقدس کے بجائے اور عظیم

احسانات ہیں، جسے میں بھی فراموش نہیں کر سکتا۔

در اصل نوسال کی عمر میں ناچیز اپنے والد روح القدس

دیکھ کے علاوہ اوقات میں سناتے، اور اشاری

فیال مغفرت جناب ابوبکر شبلی صاحب (تعمیر لکھنؤ) کے

بہراہ مونجیر سے لکھنؤ آیا اور تدوہ میں داخل ہو گیا

تیکی کا زمانہ بڑا اصبر آنما اور دلکش ہوتا ہے، ان

دو نوں ساقیوں نے بڑا سالق دیا اور ہر طرح کاتلان

کیا، میں اپنی بیٹی رمل سجنان کے علاج کے سلام میں

ایک بنت کے لئے بھوی بچوں کے ہمراہ بیٹی گی، اسحق

فتوح کے قیم مشہور نیونفس روکار خانہ سے تیار کردہ خوشبود اعمدہ والی عطریات "شمائل العبر" عطر گلاب، روح خس،

عطر موتیا، عطر حنا، عطر گل، عطر کبودہ اس کے علاوہ فرحت بخش، دیر پاخشبوب ہوں سیل ریٹ پر ملتے ہیں۔

ایک بار آنکھ خدمت کا موقع دیں۔

**محمد بن محمد بن مسلمان عطر**

ایک پورے اپنے قتوح بیوی

برکت دے، اور اسلام کے اس علی قلعہ (ندوہ) کی  
ان کے حسن اہتمام میں زہر حفاظتی بلکہ ترقی  
دے۔

## بُشیٰ والوں کے لیے خوشخبری، اعلان عام

اپ کی خدمت کے لیے تیار  
ایمانداری اور ویانت داری کے ساتھ غلیظ  
دوکان، بیکل، گال و غیرہ پہنچنے اور تحریک نہیں اور کرایہ پر  
دینے اور لینے والوں کے لیے ایک بہترین  
آپسی: جو جھوٹ اور دھوکہ اور بے ایمانی سے  
باہت ضبط تھا، جو میں آنے سے رہ گئی۔ وہ یہ کندہ کے  
حال سیم اور عربی زبان و ادب کے فاضل، عربیوں کی  
شفافیت و ادبی تاریخ کے نہ صرف واقعہ بلکہ گھری لفظ  
رکھنے والے، مخدوم و محترم — حضرت

مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی سے اسحاق بھائی اور  
نایبیز کا گھر تعلق تھا، حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی کے  
ویشاںی مکر حکیم شوری دویٹ کمپیوٹر ۱۰۲  
فون آفیس: ۰۴۲-۷۶۱۳۰۹۲۱، آفیس: ۰۴۲-۷۲۳۹۲۱۰۵۵۲

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی، دینی  
صلواتیں اپنے ارادت تبلیغ کیلئے شائع کی جاتی ہیں ان کا  
اعظام آپ پر فرض ہے، لہذا جن صفات پر بڑے آیات درج  
ہوں، انکو صحیح اسلامی طریقہ کے مطابق پر فرمتی سے محفوظ رکھیں۔

فتوح کے قیم مشہور نیونفس روکار خانہ سے تیار کردہ خوشبود اعمدہ والی عطریات "شمائل العبر" عطر گلاب، روح خس،  
عطر موتیا، عطر حنا، عطر گل، عطر کبودہ اس کے علاوہ فرحت بخش، دیر پاخشبوب ہوں سیل ریٹ پر ملتے ہیں۔

ایک بار آنکھ خدمت کا موقع دیں۔

**محمد بن محمد بن مسلمان عطر**

ایک پورے اپنے قتوح بیوی

# اسلام ہی نے عورت کو حقیقی

## اسلام آزادی دی ہے

### ایک امریکی نو مسلمہ کا بیان

ہشام عوضی

ترجمہ: مسعود حسن حسني

ادرخوش اسلوبی کے ساتھ اسلام کی دعوت دیتے  
رہے، اور انھوں نے انتہائی بردباری اور اخلاقی  
کام اظہر کیا۔ دوسری طرف ترکان کے مطالعہ  
کا مجھ پر یہ اثر ہوا کہ میں نے شراب پینا، خنزیر  
کھانا چھوڑ دیا۔ میکن ابھی اسلام کے بارے میں کوئی  
فیصلہ نہ کر سکی تھی،

جسے: آپ کے خیال میں وہ کون سے حقیقی اساب  
یں جو مخفی عورت کو اسلام میں دلچسپی لینے پر  
مجبوor کر رہے ہیں، باوجود یہ کہ انہم کیا جاتا ہے  
کہ وہ عورتوں کے ساتھ بدترین سلوک روا  
رکھتا ہے؟

جج: — مخفی عورت کی زندگی بڑی محنت و  
مشقت کی زندگی ہے، تمام لوگ اس سے توقع  
رکھتے ہیں کہ وہ اچھی عورت بنے یا جھی مال، اچھی  
آفسیز اچھی ملازمت بنے اور عورت کی آزادی کے لیے  
ہمارے ہمارے کافی اسکول کا بھروسہ ہے اور کارکن  
مختلف امور پر توجہ دیتا ہے اور عورت ان تمام  
دعووں اور مطالبیوں کے درمیان حیران ہے اس  
کی کوئی شخصیت نہیں اور نہ اس کی اپنی کوئی شخصیت  
ہے، ایسی عورت میں مخفی عورت ترکان پر حصی ہے  
اور اسکی عورتوں کے حقوق کے حقوق کے بارے میں اس کو

ایسا دیران ایک مرد عربوں کی ایک جماعت  
میرے گھر کے دروازہ پر دستک دی، میں نے  
سے: آپ کے اسلام قبول کرنے کا بینیادی  
سبب یا باعث کیا ہے؟

رج: — مسلمانوں میں عیاسیت کی تبلیغ کے  
دوران میں عین اس وقت اسلام سے دافق ہوئی  
جب کمپیوٹر کی تبلیغ کے حصول کے لیے امریکہ  
کے ایک سینئر میں میں نے اپنا نام درج کر دیا، میرے  
ہی سکشن میں بعض عرب بھی تھے میں ان کو صرف  
اس یہ ناپسند کرتی تھی کہ وہ مسلمان ہیں اسی  
ان میں سے ایک شخص تھے جس کا نام عبد الغفرنہ شیخ تھا  
اسکشن میں داخلہ کروانا چاہا جس میں کوئی عرب  
انہماں مجھوں شوہر سے اسلام قبول کر لینے کی وجہ  
سے طاری گفتگو کر دیکھ کر اسکے بارے میں اپنے اپنے  
مسلمان نہ ہو۔ اسی سلسلہ میں اپنے شوہر سے

میں نے مشورہ کیا، انھوں نے مجھے عجلت سے  
کام لینے سے روکا اور برداشت کرنے کی تلقین  
کی۔ اب میں نے یہ خیال کیا کہ ہو سکتا ہے کہ اللہ  
تبارک تعالیٰ نے مجھ کو ان کی رہائی کے لیے  
 منتخب کیا ہے۔ میں نے ان عربوں سے کہا کہ تم سب  
جہنم میں جاؤ گے، عینی میت کی وفات تھا رامی ہی  
وجہ سے ہوئی میں نے ترکان کو خرید کر اس کو انہی کے  
خلاف استعمال کروں اور دو سال تک اس کا مطالعہ  
کریں رہی تاکہ مجھے غلطیاں ملیں۔

برطانیہ کے اس ایک سفر کے موقع پر ان سے  
یہ انشروا بیلیا گیا۔  
اسی دیران ایک مرد عربوں کی ایک جماعت  
میرے گھر کے دروازہ پر دستک دی، میں نے  
جب دروازہ کھولتا تو انہی میں سے ایک شخص نے  
کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ اسلام قبول کرنا چاہتے  
ہیں، میں نے ان سے کہا ہرگز نہیں۔ میں تو پہنچتے  
طریقہ سے سمجھتے بڑا کار بند ہوں اور میں اسی  
امید میں ان سے اسلام کے خلاف گفتگو کر قی  
رہی کہ ان کو ہدایت ہو۔ اور ان تمام امور کا تذکرہ  
اپنے ماشروں میں کیا ذمہ داری ہے۔ خاص طور سے  
اپنے والدین کے بارے میں اور خود اپنے بارے میں اسی  
کی احتیارات زیادہ سیاہ کا مطالعہ عبد الغفرنہ شیخ تھا  
انہماں مجھوں شوہر سے اسلام قبول کر لینے کی وجہ  
سے طاری گفتگو کر دیکھ کر اسکے بارے میں اپنے اپنے  
مسلمان نہ ہو۔ اسی سلسلہ میں اپنے شوہر سے

قادر ہوں لیکن جب وہ مجھے سے کسی چیز میں فوکسیت  
لے جاتا تو میں کہ مجھے لیتی کر دہ میر دشمن ہے، یہ جاننے  
کے بعد کہ عورت ہونا فخر کا باعث ہوا رہا ہونا ہونا  
جو بہت واضح ہے۔ (بٹکر یہ المجتمع کو یہ ت)

حضرت مولانا علی میاں مدظلہ

درگی  
و عورت  
ہے، اور  
دوں ولی  
جس کے  
وقت سے  
ہر آگت ۱۹۹۳ء کو استنبول، لندن اور سوداہنہ میں  
کے سفر پر دعوائے ہوئے حضرت مولانا کا یہ سفر اصلًا ترکی  
میں رابطہ ادب اسلامی کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے  
ہوا۔ فقاۓ سفر میں مولانا سید محمد رائے ندوی، مولانا فتح  
رشید ندوی، اور حاجی عبد الرزاق تھے۔ مولانا سید احمد نصیر  
اور مولانا عبدالغینظ ندوی جی ایپریل کے اجلاس میں شرکت  
ہوئے۔ حضرت مولانا کی والیس ۸۰ آگت تک ہو گی۔

بیس سل مسعود ہوئی ہی اپ کا موقف کیا تھا؟  
اور مزید اس کا انگریز کے مقعد سے بھی بچھا کاہ  
کریں؟

وج : - میں نے کافرنس میں شرکت سے انکار کر دیا تھا اور اس کافرنس کا باعثیکاٹ کیا۔ باعثیکاٹ اس وجہ سے نہیں کیا کہ میرے پاس دعوت نام نہیں آیا تھا۔ اس کافرنس میں شرکیک ہونے کے لیے کئی دعوت نامہ مجھے موصول ہوئے تھے، لیکن میر نے اس کافرنس میں شرکیک ہونے سے اس یہ انکار کیا تھا کہ کافرنس نے اسلامی اقتدار نظر کے باعث میں سننے سے بچ دی انکار کر دیا تھا اور وہی بات مجھے ناپسند تھی جس کی وجہ سے میں نے باعثیکاٹ کر

## القرآن كييف

# دینکه، علمکه، فکرکی، دعوئی، خزان

اہل بصیرت کے لئے سو مددی سو عات  
مفرفہ آن حضرت مولانا عبد الکریم پاریکھ صاحبے دامتہ برکاتہم کا سلیس و تکفہ  
اردو ترجمہ قرآن پاکے ملکے کے مشہور و محروفے اور ممتاز قارئے جاہے مولانا محمد فاقم صاحبے  
الصارعے امام مسجد پرستے مدرسے کے خوش الفاظ قرائے اور دل نشہنے آوازیں نہیں  
کیستوں کا دلاؤ زیب و عجیب ہیں فتنے خوبیوں کا بھرپور لحاظ کیا گیا ہے اُمر و میر ہے اسے تبریز  
کا ملکہ ہیتے براہ راست قرآن پاکے فہم، اس کے معنویتے کے ادراکے، قرآنی بعایوں و حکم  
ے واقفیتے اور اس کے دعوتے روایے اگر ہیں پتھر محاوٹے، نفید معلم۔

## مکمل سیٹ کافی رعایت کے ساتھ

اہر ذوقِ حضوراتِ مندرجہ ذیل رہتے پر اب طہ قائم کر سکتے ہیں۔

PRODUCED & MARKETED BY:  
SOUND & VISION INC  
32, 2ND FLOOR

SGN LAYOUT, LAL BAGH ROAD.  
BANGALORE - 560027. PHONE: 2236498

ان مدارس کی تقلید سے بچانا ہے جو مخفی عورت زہن کے مطابق پیش کرتے ہیں اس لیے مسلمانی کی کل آزادی کے نام سے قائم ہیں، میں اسلام قبول پیدا کا نہیں خود مسلمانوں کا ہے۔

کرنے سے پہلے آزادی کی داعی تھی اور میں اس سے سچ:- مغربی ملکوں میں اسلام کے مستقبل کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کی دعوت کا مفہوم خوب اچھی طرح سمجھتی ہوں اور

ج : - مغربی عورت ازاد ہیں ہے بلکہ اس پر  
بہت سی پابندیاں ہیں جو آزادی نسوان کے  
نام سے اس پر لکھائی گئی ہیں، اور یہ مطابق اس  
کو بریٹانی میں بدلائے ہوئے ہیں۔ اس کے لیے  
یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ وہ لیے نظام میں  
رہے جس میں مرد کو حاکیت حاصل ہے۔ تاکہ وہ  
کامیاب ہو جائے، یہ ایسا معاملہ ہے جو عورت  
کو عورت سے زیادہ مرد کی حیثیت سے زندگے  
گذارنے پر مجبور کرتا ہے۔ تو یہ آزادی کہاں ہوئی!  
اوام سماں تھے ہے بلکہ آئے کہ بھروسہ کو برادرش کے

س:- آپ نے ایک مدت تک امریکہ کے  
ٹیلی ویژن پر کام کیا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے  
امریکی میڈیا مسلمانوں کے سائل کے ارس میں  
کیا رائے رکھتا ہے؟

یہ اسی کو موقع نہیں ملتا ہے جس کی وجہ سے وہ  
بچے آوارہ گھومنے گرد ہوں میں شامل ہو جاتے  
ہیں، اور ہمیں چیز ماں کو بے چین کر دیتی ہے۔ اور  
اس کے اندر احساس گناہ پیدا کر دیتی ہے۔

اور اگر کوئی خورت اپنے آپ کو اپنے بھروس کی تربیت حج :۔ امریکی میدیا موضوعی انداز رکھتا ہے، لیکن مسلمانوں کی غلطی یہ ہے کہ وہ اسلام کو اس انداز سے پیش نہیں کرتے جس انداز سے میدیا چاہتا ہے، وہ سمجھتا ہے۔

مختصر مختصرت ابھی تصورات کی نہیں ہے میدیا کے ساتھ معاملہ کرنا نہیں جانتے درسی جس کو معاشرہ اور میدیا شالی عورت کے یہ چیز شکل یہ ہے کہ مسلمانوں کے اپنے بیانات اور کرتا ہے رد تصورات عام عورت کے تصور کے منافی تشریحات اختلاف رکھتے ہیں اور اس کا اظہار دینے کا کون سابقہ طریقہ ہے ۔

ن ج:- میں اپنی زندگی کے اس مرحلے میں یا اتنا  
رکھتی تھی کہ عورت و مرد کے دریان مقابلہ ہے  
اور میرا کام یہ ہے کہ میں مرد کی طرح ہو جاؤں  
کو میں اس کے مقابلہ کی طاقت رکھ سکوں، جو کہ  
مرد کرنا ہے، میں یہ سمجھتی تھی کہ میں بھی اس کے کرنے

ج:- سب سے پہلے یہ بات ذہن نشیں ہونے چاہئے کہ ہم لوگوں کے لیے اسلامی تعلیمات کا آئینہ ثابت ہوں۔ (۲) سوالوں کا جواب دینے کے لیے کافی علم ہونا پڑا ہے۔ کیوں کہ مسلمانوں کی اکثریت دین سے ناداقت ہے۔ اور ان کے پاس کوئی ایسی شخصیت ہے نہ کوئی ایسا موقع یا اسلام کے سلسلہ میں مددگار ثابت ہو۔ اور بھی چیزیں میرے دل کو تردد پا رہی ہے کہ ہم ان کو اسلام سے دافق کرائیں۔

سر:- اس کا نظر سے کے بارے میں جوابی حالت ان کے میلی ویژن کے پردہ پر بھی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے امریکی عوام پریث نی میں منتلا ہو جاتے یہ (یعنی جو لوگ اسلام کے بارے میں کچھ واقعیت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اسلام سے قریب ہوتے ہیں وہ پس و پیش میں منتلا ہو جاتے ہیں، اور اسلام قبول کرنے میں یہ پیغام رسائیں رکھتی ہیں) با اوقات امریکی عوام اسلام کے بارے میں ایسے لوگوں سے معلومات حاصل کرتے ہیں جن کا ذہن اسلام کے بارے میں صاف نہیں ہوتا مگر وہ اپنی بات ان کے ہیں۔ بھی جیز اس کے اندر بے چین پیدا کر دیتی ہے اس لیے ہر عورت چاہتی ہے کہ وہ دیسے ہی ہو جائے جسی تصویر مثالی عورت کی میڈیا میں پیش کی جاتی ہے۔ لیکن ہر عورت اس کی استطاعت نہیں رکھتی۔ سر:- عرب ملکوں میں مخفی طرز پر عورت کی آزادی کے داعیوں کے بارے میں آپ کیا کہتی ہیں؟

ج:- میں بعض عرب ممالک کا دورہ کروں گی منتلا گویت و فیرہ اور میرے دورے کے اسباب میں سے ایک سبب عرب اور مسلمان عورتوں کو

محمد طارق ندوی \*

# سوال و جواب

سچ : بعض لوگ جنائزہ کے ساتھ جوئی بھجوٹی  
لویاں بنائے بلند آواز کے ساتھ کلمہ طبیب پڑھنے<sup>۱</sup>  
رہتے ہیں، کیا ایسا کرنا درست ہے ؟

جج : جنائزہ کے ساتھ چلے والے کے لیے بلند  
آوازے ذکر کرنا یا قرآن مجید کی تلاوت کرنا مکروہ  
ہے، اگر کوئی ذکر کرنا چاہے تو دل میں ذکر کرے۔

سچ : کیا قریب پر بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت  
کر سکتے ہیں ؟

جج : قریب پر بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت  
کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ اس کی تصویر میں شارت  
قفل کے لیے بڑھ سکتے ہیں۔

سچ : عصری نماز کے بعد قضاۓ مری پڑھ سکتے  
ہیں یا نہیں ؟

جج : عصری نماز کے بعد زوال نہیں پڑھ سکتے ہیں

سچ : عالم انساں میں یہ بات مشہور ہے کہ جب  
آدمی مر جاتا ہے تو اگر اس کا جنائزہ بلکاہ تو وہ  
جاہز ہے اور اگر جنائزہ بھاری ہوتا ہے گھنٹکار ہے۔  
میری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت افسن سے  
ہمارے ساتھ آتی ہیں۔ (د. خارجی)

سچ : عالم انساں میں یہ بات مشہور ہے کہ جب

جج : ماں یوقت ضرورت جوت پہنے ہوئے نماز پڑھنا

سچ : میری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت افسن سے  
دریافت کیا کہ اسی نبی کرم مصلی اللہ علیہ وسلم جوتے کے  
ساتھ غائب بھاکرت تھے، انہوں نے جواب دیا ہے (م)

سچ : کیا کسی عذر کے وقت اپنے پہنے ہوئے پڑھے

پڑھ سکتے ہیں ؟

جج : ماں عذر کے وقت اپنے پہنے ہوئے پڑھے

سچ : میری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت افسن کے  
ذکر کرنے کے وقت اپنے پہنے ہوئے پڑھے

جج : میری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت افسن سے

سچ : اسی سے روایت ہے کہ میری سے روایت ہے کہ میں نے

کمریہ پر کھلکھلے ہوئے پہنے ہوئے پڑھے

جج : دریان نماز کر کر بات ہوئے پہنے ہوئے پڑھے

سچ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میری سے

سچ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میری سے

سچ : کیا کسی سمجھنا کا ساتھ ہونا جس سے نماز میں

فکلت پیدا ہوتی ہے وہ سچا ناپسندیدہ ہے ؟

جج : ماں ناپسندیدہ ہے، حضرت افسن سے روایت

وجود ہے۔

# ہندستان کا ایک مثالی بادشاہ

مولانا عبدالرؤف رحمانی (جنہاں اگر)

ان کے حسابات جانپیتا اور حکام کو دن بھر کے ہم  
معاملات کے تعلق ہو ایسے دیتا تھا تاکہ ان پر یہیور  
کے تعلق بار بار سوال کرنے سے تکہ خالہ نہ بوجا جاتا تھا  
بھر کے لیے وضو کرنا اور باجماعت نماز ادا کرنا اس کے  
بعد آسمیات بہتھا اور اشراق کی نماز سے فارغ ہو کر  
عوام کی ضروریات اور ان کی حاجات کو دریافت

کرتا بھر ان کی ضرورت کی چیزوں میں شامل ہوئے اور  
جگہ وجا تھا اور بال دوست سے ان کی مدد کرنا  
اس کے بعد غلطوں میں اور بیریت ان حال لوگوں کی  
فریاد رسی کرتا اس کے بعد شکری بیش ہوتے  
ان کو اور ان کے اسلوں و تھیاروں کو دیکھتا  
پھر رہشہر کی یومیہ آمدی دمحصوات بیش ہوتی  
بعد ازاں حکام اسرائے دولت اور لکھوں کے سفراء  
و نمائندوں سے گفتگو ہوتی، حکام دکار کنان کی  
درخواستیں ان کے ساتھ بیش ہوتیں، ان کو بغور  
سنتنے کے بعد ان کے جملات الملاک اس پھر مجلس  
برخاست ہوئی اور لوگ کھانے کے لیے اٹھ جاتے۔  
ان کے درخواست خوان پر علمدار و شاخ کی بڑی تعداد ہوتی  
تھی، کھانے سے فراخٹ کے بعد دھنڈائی خصی  
معاملات میں خنول ہوتا۔ اور ٹھہر تک قیلوب کرتا  
ظہر کی نماز باجماعت اور اکر کے تلاوت قرآن کریم  
کرتا۔ پھر امور ملکت کی جمات کو دیکھتا ان امور کو  
غوف و حضر کرکی حال میں بھی ترک نہ کرتا ان کا قول  
تھا کہ ”بڑا ادی وہ ہے جو اپنے اوقات کی قدر کرے  
اوہ انھیں صرف ضروری امور میں صرف کرے“ خلائق  
کا کہنا تھا کہ ”عدل ایک محمد صفت ہے جو سلم اور

غیر شریعہ کا مرض ہے اور ایک آئینہ میں اور نصیحت رکھتی ہے اور  
تاریخ اسلامی کا ایک روشن باب ہے جس نے مختصر در حکومت میں علیم خاص کا ایک بُر صیاح بکھل میں تن تھا اپنا مال و مال  
لے کر سفر کرتی اور پوری سلطنت میں اسے کوئی گزندہ بیوچی نہیں دالت ہوتا، شیر شاہ نہ صرف عدل و  
الصفاف کا اول درادہ اور غلطوں کا فرید اور عالمگردہ نہیات دیندار اور باجماعت نماز ادا کرنے والے  
اور تہجید اور قیام میں کامیابی پا بدھتا۔

العزیز شیر شاہ سوری کی پوری زندگی ہمارے لیے ایک آئینہ میں اور نصیحت رکھتی ہے اور  
تاریخ اسلامی کا ایک روشن باب ہے جس نے مختصر در حکومت میں علیم خاص کا اپنا نام و مقام ثبت کیا۔ (دادار)

شیر شاہ سوری کے تزدیک پسندیدہ عمل ہے ”ان تمام  
امور کی انجام دہی کے بعد وہ دیگر جھات میں مشغول  
ہو جاتا اور تمام معاملات، غصیں، نفیس دیکھتا۔ اسی  
طرح ڈاکوؤں، چوروں، باغلوں اور سرکشوں کو  
سمحت سزا بخشی دی جاتی۔ ان پر جرمان عائد کی جاتا  
ایسے موقع پر شیر شاہ کوئی فرم روئی نہیں تھا کہ تھا

و شوکت حاصل کی اس نے اپنے اوقات کو عبادت و  
نہایت عادل، کریم النفس رحم دل سی دیہادر اور  
ریاضت، الصاف و عدالت، مظلوموں کی دادرسی اور  
عسکری اصلاحات کے لیے تقسیم کر رکھتا۔  
نیکوں میں رُڑھ جوڑھ کر حصیلے والا بادشاہ تھا  
اور اس کی عالی ہمتی دورانہ لشی کے سبب اس کے  
کرتا اور ترجیح کرنا زاد اکثر کے اراد و ناطق میں مشغول  
ہو جاتا تھا پھر نماز فہرست ہی مختلف انتظامی امور اور  
تحیں اس نے اپنی ضمیمی و بہتری میں علیم سلطنت

علیم جہاں جسی ہے جوہر نورخ اور نماض لگرے ہیں ان کی بہت دیقی اور گرانقد ملی  
تصیف نزد الحاظ اطراف کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ جواب اسے جلد دینے والین من الاعلام کے  
نام سے دیدہ زیب طبیعت کے ساتھ فتویٰ انسیت پر ندوۃ العلماء شائع ہوئی ہے، یعنی اس کا  
معلومات کا ایک بہم اخزینہ ہے اور تاریخی و معاصری نماکوں کا ایک کندروں امام حکیم سید عبد الحی ختنیؒ  
مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی حفظہ اللہ کے والد ماجد ہیں اور تاریخ دان ویسیت  
نگاری میں ایجادی شان رکھتے ہیں اور ان کا شمارانہ اضافہ ملما و مورخیں ہیں ہوتا ہے۔

اس کتاب کی جو تجھی جلد میں علیم نے شیر شاہ سوری پر کپڑا رکھی معلومات تجھی میں جو یقیناً اس  
قابل ہیں کہ ان کو ارادوں میں مشغل کر کے ہر ندوۃ علماء کو اتنا فرقاً فراگیں۔ انا اللہ  
جاتے تاکہ ان کے دو جگہی کی علیم خدمات کا تھیں علم ہو سکے۔ شیر شاہ سوری نے تین ہزار سیل بختہ شرک  
بھی بیوائی جس کے بارے میں مولانا جمالی نے کہا تھا۔

وہ جموہر دیکھیں وہ رواہ مصفاً پدھر دو دفعوں کا سایہ

شیر شاہ کا داد و حکومت اگرچہ مختصر تھا لیکن اس مختصر در حکومتی میں انھوں نے امن و امان کا بے خال

و غیرہ نکلوادیا تھا۔

● تیریحیات کے قدم قاری و قدر دیان نظام الدین  
معیت کو جلخی کیا گیا تھا جسکے ساتھ اور جس  
صاحب (بیجا پور کرناٹک) کی ہمشیر کا درنکی پر  
صغیر احمد پرشیل سپریم کورٹ کے درمکنی پیچے خارج  
اچانک ۱۳ جولائی ۱۹۹۶ء کو انتقال ہو گیا۔

انا اللہ وانا السی راجعون۔

مرحومہ جامعۃ الصالحات (بیجا پور کرناٹک) میں

درجہ عالیت کی طالب تھیں جن کا عقد سات ماہ قبل ہوا

تھا۔ وہ بڑی پڑھنے کا، عبادت گزار، ذاکر و شان خان گزین

دانگر کرنے کی اجازت دی جاتے۔

جج : دریان نماز کر کر بات ہوئے پہنے ہوئے پڑھے

سچ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میری سے

سچ : کیا کسی جمیع کا ساتھ ہونا جس سے نماز میں

نماز میں کم برداشت رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤن)

سچ : کیا کسی سمجھنا کا ساتھ ہونا جس سے نماز میں

وجود ہے۔

خواہ وہ ان کا کوئی عزیز خامس ہی بکوں نہ ہو۔  
(العلام ۲۴ ص ۱۳۵ - ۱۳۷)

شیرشاہ سوری کے یہ واقعات اور حالات

زندگی پر اندرا یک درس رکھتے ہیں کہ وہ بادشاہ

جوہنہ دستان کے سیاہ و سپید کا مالک تھا اور

نام اقتدار اس کے یاتھ میں تھی لیکن اس کے باوجود

مکر خیزی، تہجدگاری اور نمازوں میں باجماعت شرکت

اور تسبیحات و اوراد و ظالماً کا ہتمام جو اس کی

خاصیت تھی آج کے حکماء ایسوں اور ریسوں

میں کہاں؛ بلکہ آج کے حکماء ایسوں کے نزدیک دیر سے

انہنا ہی ان کی امارت کی شان و شوکت کو ظاہر کرتا ہے

ان کے اندر سحر خیزی کی صفت مرے سے مغقوط ہے

شیرشاہ سوری جس طرح خواص و عوام کی خدمت

کر سائفلوں کی فریاد رسی کرتا، خالملوں کو سزا دیں

ویتا، حقدار کوں کا حق دلاتا اور غاصبین سے سختی کے

ساتھ نہدا، پریشان حال لوگوں کو تجاویز اور فقیروں

کی باتوں کو سخا ای کوں کی ضروریات کی چیزیں

ہیں اکراہا ان کی ہر طرح سے مدد کرتا ہے تھیں آج سے قبریاً

اسے سلاطین ہند میں ایک محاذ درج عطا کرنی ہے

شیرشاہ سوری نے صرف ساڑھے پانچ سال کی

تیل مدت میں جورنا ہی کام اور عوام کی فلاح

و بیرون کے یہ جو اقدام کیے اس کی نظر تاریخ میں

متنی مشکل ہے ان کے رنایی کاموں کا ذکر حضرت

مولانا سید ابو الحسن علی الندوی کے والد محترم

مولانا حکیم سید عبد الحکیم صاحب ہر حرم نے اپنی عربی

کتاب الاعلام کی جو تھی جلد میں یوں کیا ہے۔

شیرشاہ سوری سلطان ملا الدین طلبی کے

بعد وہ پہلے ہندوستانی بادشاہ ہیں جنہوں نے

قاونی سلطنت کی وضع کیا فوجی تو اعداد و درستور کو

تیار کیا، مالیات و معمولات کے شعبہ میں جدید

چیل کھاتے اس کے علاوہ اگرہ اور بندوں کی شرکت

اسلامات کو تاذکہ کیا خاص کرے زمین کی سال بیال

پر بھی چیل دار درخت لگوائے ان دونوں شہروں

بیال اش اور ضالوں کا جناس کی مالیت مقرر کیا۔ وہ

بہلا بادشاہ ہے جس نے سکوں کی اصلاح کر لی

کرتے ہوئے اس کے لیے بھی قانون وضع کیا؟

(الاعلام جلد ۳ بر ص ۱۳۳ - ۱۳۸)

شیرشاہ نے جن معاشری اصلاحات کو تاذکہ کیا

آج بھی ان پر انتصادی ماہرین جرجن میں زمین

یہ وہ زمان تھا جب سائنسی میدان میں ترقی تکوں

ایجادات و اکتشافات کی شروعات نہیں ہوتی تھی۔

اور نہ ہی جدید تعلیماتی شینوں کا کوئی وجود تھا جن سے

پرسوں کا کام جیسوں میں اور جیسوں کا کام ہفتون میں

ہوتا ہوا اس کے باوجود شیرشاہ سوری نے اپنے منحصر

کے طریق پر عمل ہو جانا ہی کارناۓ الجام دینے کوہ

سے دو رجومت میں جو رعنائی کارناۓ الجام دینے کوہ

بے مثال ہیں۔ شیرشاہ سوری کی بنائی ہوئی شاہراہ

جواب گرامٹھ ٹرینک روڈ یا جی فی روڈ کے نام سے

شہر ہے اس کو دیکھنے کے بعد شیرشاہ سوری کے

کارناوں کا جو بھگال کے آخری حصہ ناکاؤں

سے یک سندھ کے آب نیلا بہل جل گئی ہے

اس کی مسافت تین ہزار میل ہے اور ہر دو میل کی

یعنی بیس پانی کی طرح بھایا جاتا ہے میکن آج سے قبریاً

باقی صدی قبل شیرشاہ سوری نے جی فی روڈ بنا لیا ہی

مسماوں اور در سر امنوں پر پل قیم کرائے رہاستہ کے

شاہراہ کی ندیوں اور ناویں پر پل قیم کرائے رہاستہ کے

جگلکوں کو صاف کرایا ساز خانہ اور مسجدیں بنوائیں تو اک

جو کی کا انتظام کیا وہ بھی سڑھے پانچ سال کی ایسے

غلیل دت حکومت میں یہ چیزیں حیرت انگیز ہیں

اور موجودہ حکماء ایک ڈاک کے چھ سو لکھ سال کی ایسی

نیز جاہے موجودہ زعماً نے حکومت در سرہان

میں ڈاک چکی کیا جاتا تھا اس کے ذریعہ ہر دو ز

سندھ کے ایک مرے سے بھگال کے درسک

سرے تک بھریں بھی جاتی تھیں، شاہراہ کے

دونوں جانب سایہ دار اور بھل دار درخت لگوائے

جس میں کھڑی اور یامن اور آم تابل ذکر ہیں ان

درختوں سے مانزیں ایک کام کر سکتے ہیں۔

اپنے کچھ رعنائی کام کر سکتے ہیں۔

## لقمیہ: دل کی حدیث

دیجافت رہتا ہے تو خوش ہوتی ہے دہ بیار پڑتا ہے تو  
بے جیں وغڑہ بوجاتی ہے۔

امیر المؤمنین: امام عادل نبیوں کے سرپرست  
وسمی کی طرف ہے وہ مکتبوں کا خاتم ہے ان کی بھیوں  
کا پردہ نہ کرتا ہے جوں کی اعتماد کرتا ہے۔

امیر المؤمنین! امام عادل سینے اندر دل کی دست  
بے دل دست ہوتا ہے تو تمام اعضا بھی دست  
ہوتے ہیں، دل بوجاتا ہے تو تمام اعضا کمزور ہو  
رنگ ہوتے لگتے ہیں۔

امیر المؤمنین! امام عادل خدا دین کو دے دیا  
درینان سا بظی پڑتا ہے، اللہ کا کام ستے بچران

کو سنتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی سرفتخاری کا حاصل  
کر پڑا، کوئی کام کی طرف نہیں کرتا ہے اس کے دل کی

کامیابی کا فرمان اپنے دل کے دعویٰ کی دیکھو  
کامیابی کے دل کے دعویٰ کی دیکھو

امیر المؤمنین! امام عادل کو اپنے دل کے دعویٰ کی  
دعا کو جگدا دے، ان کو فخر و محتاج بنا دے اور  
مال کو اڑا دے۔

امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے کچھ مدد و دلکش  
اتارتے ہیں، تاکہ ان کے ذریعہ اسے اور بے کام

پر تسلیم فرمائے۔ جب حاکم خدا دس کا مشرب ہوگا  
تو تسلیم کیوں نہ کر پوچھ لے گی، اللہ تعالیٰ آپنے بندوں

کے لئے قصاص کا حکم دیا ہے، وہ شخص کو کہاں  
لے گا جو خود ہی تخلی کا مشرب ہو تاہو، ایسا نہیں

کہ اپنے دعویٰ کے بعد کی تعریف کو دیکھئے،  
اور یہ خال رکھئے کہ اس وقت آپ نے ہائی جوانا

موجود نہیں ہے، سماقی و مددگار خاکب ہو گئے  
آپ موت اور دعویٰ کے بعد کی زبردست گجرات  
کے لئے زاد رہا تیار کیجئے۔

امیر المؤمنین! ایسا دل کے اک اپ کا اس منزل

مسلمان سائنس کا تکبے اور کہتا ہے (غیر اگر ہم نے تھا)  
اندر کوئی کچھ دلکھی تو ہم اپنی تواروں سے اس کو

درست کر دیں گے) اس مسلمان کے اتنے سخت الفاظ  
سے بزر حضرت عمر بن اس کے سوا کچھ نہیں فرماتے کہ لام

خدا کی حمد و شکر بیان کرتا ہو جوں جس نے عرض کی رعیت  
میں ایسے لوگ بنائے ہیں جو اس کو اپنی توارے  
درست کر دیں گے۔

حضرت حسن بصری نے خلیفہ اسلام حضرت  
عمر بن عبد العزیز کو جو خط لکھا تھا اس خط سے حاکم  
عادل کی تصویر بہت واضح ہے کہو کہ سامنے آجاتی ہے ده

لکھتے ہیں:

۱۱۔ امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے امام کو حس

سے بہتے والے بھرخی کو سیدھی راہ پر لانے  
کو جو کجردے تاکہ میں اس سے اب دل دلاؤں)

جب ان سے حضرت عمر بن العاص نے یہ عرض کیا کہ  
امیر المؤمنین اگر حاکم اپنی رعیت کے کسی شخص کی خادی  
دینے والا ہے تو یہی چیز کو درست کرنے والا

کمزور کی طاقت، مظلوم کی دادرسی کرنے والا  
اور سرٹے غم کے مارے کو غم کوئی الغور  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات کا بدل دلاتے دیکھا ہے،

ایک دن حضرت عمر بن العاص کا ملکے گزد بھتے دہ دیکھے ہیں  
کہ خادم کھڑے ہیں اور ان کے ملک و سردار خانہ کا

ہیں، کھانے میں خادموں کو نہیں شرک کرے تھے اسی تھیت  
عمر کو غصہ آجاتا ہے ناگواری کا انہصار کرتے ہوئے بھولے

سے بہتے ہیں رکھے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ خود کو کہنے  
خادموں سے برتر سمجھتے ہیں) یہ فرمایا کہ خادموں کو

سرداروں کے ساتھ ایک ہی لگن میں کھانہ کھانے کا  
حکم دیتے ہیں، حضرت عمر بن العاص کی ان کی مدت خلافت  
کی پوری زندگی عدل و انصاف کے درخشنده

ہیاتیں تکفیل کی حالت میں اس کو حضنی ہے  
ظحل شیر خوار ہونے کی حالت میں اس کو پاتی

بوستی ہے، اس کی خاطرات رات بھر جاتی ہے،  
اس کے سکون و چین میں یہاں تک فرماتے ہیں  
کہ اگر تم لوگ میرے الدار کوئی خامی و بھی دیکھو تو مجھے  
پلا فی پلا فی کر دو) اک مدت تک اس کو اپنادوہ  
کو سیدھا کر دو) اک پر کے یہ جملے سن کر لیکھوں

## تعییر حیات نکلمہ

دیجافت رہتا ہے تو خوش ہوتی ہے دہ بیار پڑتا ہے تو  
بے جیں وغڑہ بوجاتی ہے۔

امیر المؤمنین! امام عادل نبیوں کے سرپرست  
وسمی کی طرف ہے وہ مکتبوں کا خاتم ہے ان کی بھیوں  
کا پردہ نہ کرتا ہے جوں کی اعتماد کرتا ہے۔

امیر المؤمنین! امام عادل سینے اندر دل کی دست  
بے دل دست ہوتا ہے تو تمام اعضا بھی دست  
ہوتے ہیں، دل بوجاتا ہے تو تمام اعضا کمزور ہو  
رنگ ہوتے لگتے ہیں۔

امیر المؤمنین! امام عادل خدا دین کو دے دیا  
درینان سا بظی پڑتا ہے، اللہ کا کام ستے بچران

کو سنتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی سرفتخاری کا حاصل  
کر پڑا، کوئی کام کی طرف نہیں کرتا ہے اس کے دل کی

کامیابی کا فرمان اپنے دل کے دعویٰ کی دیکھو  
کامیابی کے دل کے دعویٰ کی دیکھو

امیر المؤمنین! امام عادل کو اپنے دل کے دعویٰ کی  
دعا کو جگدا دے، ان کو فخر و محتاج بنا دے ا

